www.novelsclubb.com
نورِ آشنائی
ناولز کلب
از قلم درِنایاب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نورِ آشنائی

از قلم

درنایاب

www.novelsclubb.com

نورِ آشنائی ناول_ قسط نمبر 4

”خودی کے کانٹے خود ہی کے پیروں میں گر جو آئے تو پھر نہ کہنا

جو خود لگائی تھی آگ اپنا چمن جلائے تو پھر نہ کہنا

وہ بُلا رہا ہے کہ لوٹ آؤ جواب دے دو کہ اس سے پہلے

کہ تم بُلاؤ جواب اس کا مگر نہ آئے تو پھر نہ کہنا“

(احمد بن راشد)

☆☆☆☆☆☆☆

"یااا ہو ووو! میں اس بار بھی جیت گیا۔" وہ چہکتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"یار میں نہیں مانتا، تم نے اس بار بھی چیٹنگ کی ہے۔"

وہ اس کے سامنے کھڑا سینے پر بازو لپیٹے خفگی سے کہہ رہا تھا۔

"ہاہاہا۔۔ارے مان لیں حامد ماموں! میں باسکٹ بال میں چیمپئن ہوں اور آپ مجھ سے نہیں جیت سکتے۔" وہ ایک ہاتھ میں فٹبال پکڑے سینے سے لگائے اور دوسرا ہاتھ پیٹ پر رکھے قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔ وہ جو منہ پُھلائے دوسری طرف دیکھ رہا تھا اس کے اس طرح ہنسنے پر اسے آنکھیں سُکیڑتے ہوئے دیکھنے لگا۔

(یہ رات کے قریباً 9:30 بجے کا وقت تھا جب حامد اپنے گھر کے وسیع لان میں دس سال کے ہمایوں کے ساتھ (جو کہ اس کی ممانی کا نواسہ اور اس کی کزن کا بیٹا تھا) باسکٹ بال کھیل رہا تھا۔ اس کے ساتھ کھیلتے وقت اسے اِرد گرد کا کوئی ہوش نہ رہتا تھا۔ رات کے اس پہر اتنی شدید ٹھنڈ میں بھی وہ سیاہ جینز کے ساتھ سفید رنگ کی ایک خالی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ یہ اس کا مخصوص حُلیہ تھا لیکن اب اس ٹھنڈ میں تو اسے جیسے کوئی پرواہ ہی نہ تھی جبکہ اس کے برعکس ہمایوں خود کو بہت اچھی طرح سے کَور کیے ہوئے تھا (وہ بھی صرف اپنی ماما کے ڈر سے) ہمایوں جب بھی آتا تھا حامد اس کے ساتھ بالکل اسی طرح بچہ بن جاتا تھا پھر نہ اسے اپنے کھانے پینے کا ہوش رہتا اور نہ ہی کسی اور چیز کی پرواہ۔ آج بھی وہ جب سے آفس سے آیا تھا ایک مرتبہ حماد

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے ملنے کے بعد وہ سیدھا اس کے ساتھ لان میں کھیلنے آگیا تھا۔ہاں لیکن اس کی جیکٹ ضرور اُتر چکی تھی)ان دونوں کو کھیلتے ہوئے قریباًدو گھنٹے گزر چکے تھے۔

"حامد!!!"اس نے ابھی ہمایوں کو ایک کرارا سا جواب دینے کے لیے لب وا کیے ہی تھے کہ اس کی ماما کی ناراض سی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔وہ بالکل اس کے عقب میں لان کے دہانے پر غصے سے ہاتھ باندھے کھڑی تھیں۔

اگلے ہی پل اس نے دانتوں تلے زبان دبائی۔

"مر گئے!!"یہ اس نے دل میں کہا تھا وہ ڈرتے ڈرتے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اس طرح مُڑا جیسے چور پولیس کے سامنے سیر نڈر کرتے ہوئے ہاتھ اُٹھاتا ہے۔

"جج۔۔جی ماما۔"وہ پورے دانت دکھاتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب ہے آپکا جی ماما؟!وقت دیکھا ہے آپ نے؟یہ کونسا ٹائم ہے کھیلنے کا اور یہ۔۔یہ اتنی ٹھنڈ میں ڈان کیوں بنے ہوئے ہو؟"

وہ اس کی جیکٹ اتارنے پر شدید خفا ہوئی تھیں۔

اِن کے اس طرح بولنے پر ہمایوں(جو معصوم شکل بنائے کھڑا تھا)نے کن اکھیوں سے حامد کی شکل دیکھی پھر منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنا قہقہہ کنٹرول کرنے کی کوشش کی جسے حامد نے اچھے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے محسوس کر لیا تھا، وہ کُڑ کر رہ گیا۔

"کم از کم ماما ایک بچے کے سامنے تو میری عزت رہنے دیں۔"

وہ تابعداری سے سر جُھکائے ان کی ڈانٹ سنتے ہوئے سوچ رہا تھا۔

"ایک تو بیمار ہو گیا ہے اور اب لگتا ہے آپ نے بھی ہونا ہے۔"

وہ اسے بالکل ایسے ڈانٹ رہی تھیں جیسے چھوٹے بچوں کو ڈانٹا جاتا ہے۔

"سس۔۔ سوری ماما!" ان کو اس قدر غصّہ ہوتے دیکھ کر اسے معاملے کی سنگینی اور اپنی بیوقوفی کا اندازہ ہوا۔ اگلے ہی پل اس نے لپک کر سامنے لان چیئر سے اپنی جیکٹ اٹھائی اور فوراً سے پہلے پہنتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔

اسے شرمندہ دیکھ کر وہ یکلخت چُپ ہوئیں۔ انہیں احساس ہوا کہ بچے کے سامنے وہ زیادہ ہی بول گئی ہیں۔ ایک نظر ہمایوں کو دیکھا پھر

"ہمم۔۔ آئندہ خیال رکھیے گا۔ ہمایوں! بیٹا آپ اندر آکر چائے پی لیں اور حامد آپکا کھانا اور کافی بھی ریڈی ہے۔ (حامد صرف کافی پیتا تھا جبکہ حماد کو کافی کی نسبت چائے زیادہ پسند تھی)

اس مرتبہ ان کا لہجہ پہلے سے نرم تھا، یہ کہہ کر وہ رکیں نہیں۔

ان کے جانے کے بعد حامد نے اپنا رُکا ہوا لمبا سانس خارج کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاہاہا۔۔ہاہاہا!!!"آخر ہمایوں اپنا ضبط کھو بیٹھا۔

اس کا قہقہہ سنتے ہی حامد کا دماغ اُلٹ گیا وہ پورا کا پورا اس کی طرف گھوما۔

"یہ تم ہنس کس خوشی میں رہے ہو؟"وہ جل کر بولا۔

"ہاہاہا۔۔ہاہاہا!حامد ماموں۔۔ہاہا فیس دیکھیں اپنا۔۔کیسے رنگ اُڑے ہوئے ہیں آپ کے۔۔"وہ ہنوز قہقہے لگا رہا تھا۔

"نن۔۔نہیں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔"

چوری پکڑے جانے پر وہ گڑبڑا کر اپنے تاثرات چھپانے لگا۔

(اسے نارمل رہنا چاہیے ورنہ یہ چُھٹکو سا بچہ اسے خوب ڈھیٹ کرے گا)

حامد نے سوچتے ہوئے جھرجھری لی۔

"اچھا تو پھر منہ کیوں چُھپا رہے ہیں؟"

وہ آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شرارت سے بولا۔

(کچھ دن قبل اس نے بھی حماد کو بالکل اسی طرح تنگ کیا تھا بلکہ وہ اکثر کرتا تھا۔آہ حامد کاش تو ایسا نہ کرتا)اس نے بیچارگی سے سوچا۔

"بولیں حامد ماموں!"چہکتی آواز ایک مرتبہ پھر اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوئے چُپ کر! بڑی باتیں آنے لگ گئی ہیں تجھے۔" حامد نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"اچھا سوری حامد ماموں، آپ تو بُرا ہی مان گئے یاااار"!

اس نے مصنوعی خفگی چہرے پر سجاتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔"

"اچھا چلیں ایسا کرتے ہیں ایک اور گیم کھیلتے ہیں پھر آپ جیت جانا؟"!

اس کا انداز چیلنجنگ تھا یا چِڑھانے والا وہ سمجھ نہ سکا۔

"نو تھینکس مجھے کوئی شوق نہیں۔" وہ منہ بنائے رُخ پھیرتے ہوئے بولا۔

ہمایوں نے اس کے انداز پر اپنی ہنسی دبائی۔

"تو پھر ایسا کرتے ہیں میں آپ کا ایک مینٹلی ٹیسٹ لیتا ہوں، دیکھتے ہیں آپ کتنے ذہین ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ ابھی مزید اس کی ٹانگ کھینچنے کے موڈ میں تھا۔

"مم۔۔ میرے خیال سے ماما ویٹ کر رہی ہیں۔" وہ جانے کے لیے مُڑا۔ وہ ہمیشہ اس کے سوالوں سے یوں ہی کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر بچ جاتا تھا۔

"حامد ماموں۔۔ یار آپ ہمیشہ ایسے ہی کرتے ہیں۔" وہ چِڑ کر بولا۔

"یاااار۔۔ حماد بھائی سے پوچھنا سارے سوال۔۔ پتہ نہیں کہاں سے ڈھونڈتے ہوا تنے ٹف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کویسچنز۔۔جو میں نے بچپن میں بھی اپنی اسلامیات کی کتاب میں کبھی نہیں پڑھے۔"اس نے پریشانی سے سر کھجاتے ہوئے جواب دیا۔

"سیدھا کہیں ناحماد ماموں آپ سے زیادہ ٹیلنٹڈ ہیں۔"

وہ مسکراہٹ دبائے اس کو چِڑھانے کے انداز میں بولا تھا(لیکن شاید وہ دس سال کا بچہ اس بات سے انجان تھا کہ وہ بھی حماد کا ہی بھائی ہے،وہ اپنے بھائی سے کبھی نہیں جلا تھا کسی بھی معاملے میں۔وہ خود یہ تسلیم کرتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کے سامنے نہایت ہی کوئی نِکمّا ترین انسان ہے،وہ اپنے بھائی سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتا تھا وہ بھلا اس سے کیسے جل سکتا تھا؟اس کے ساتھ پیار کے معاملے میں حماد کا حال بھی مختلف نہ تھا)

"ہاں ہیں۔۔چل اب۔۔تو نہیں سمجھے گا۔پہلے چائے پی لے پھر بعد میں جاکر حماد بھائی کا سر کھانا نہیں تو تمہاری ماما بھی تمہیں بہت ڈانٹیں گی۔ہی ہی"

اس نے ایک لمبا سانس خارج کرتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا(کہ وہ اسے نہیں سمجھا سکتا تھا)پھر اسے کندھوں سے تھامتا ہوا ساتھ لے جانے لگا۔کچھ لمحوں کے لیے تو ہمایوں بھی اس کے فرق نہ پڑنے والے انداز پر متاثر ہوئے بغیر رہ نہ سکا تھا پھر کندھے اچکاتے ہوئے اس کے ساتھ چل دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆☆☆☆☆

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز ساٹانگیں لمبی کیے گود میں لیپ ٹاپ رکھے کچھ دیکھ رہا تھا اس کی سرخ و سفید انگلیاں لیپ ٹاپ کے ٹچ پیڈ پر سست روی سے چل رہی تھیں شاید طبیعت کے بوجھل پن کی وجہ سے۔ مگر وہ کرتا بھی کیا فارغ رہنا اسے پسند نہیں تھا۔ صبح سے آرام کر کر کے وہ عاجز آگیا تھا۔اس نے سیاہ رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور اس سادہ سے حلیے اور بیمار شکل کے ساتھ بھی وہ وجیہہ اور معصوم لگ رہا تھا اس کا کمرہ (ہیٹر کی گرمائش سے) کافی گرم تھا اس لیے وہ لحاف کے بغیر ہی لیٹا ہوا تھا۔(اس کا کمرہ بہت ہی نفیس طریقے سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔بیڈ کے بیک والی دیوار کا رنگ نیوی بلیو تھا جو اس کا پسندیدہ رنگ بھی تھا اس دیوار پر بیڈ کے عین اوپر بالکل درمیان میں دو بہت ہی خوبصورت سی عربی کیلیگرافیز لگی ہوئی تھیں اور باقی تینوں دیواریں سفید رنگ کی تھیں۔بیڈ کے سامنے والی دیوار میں ایک قد آور کھڑکی بنی ہوئی تھی جس پر نیوی بلیو بھاری مخملی پردے گرے ہوئے تھے۔یہ کھڑکی لان میں کھلتی تھی۔اس کھڑکی کے تھوڑا ساتھ ہی بائیں طرف ایک کاؤچ پڑا تھا جس پر حامد اکثر لیٹ کر موبائل پر گیم کھیلا کرتا تھا۔پورے کمرے کے فرنیچر کا کلر بھی نیوی بلیو تھا غرضیکہ اس کا کمرہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت ہی پُر سکون اور کمفرٹ ایبل وائبز دیتا تھا) وہ صبح کی نسبت اب کافی بہتر محسوس کر رہا تھا دفعتاً دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔اس نے سرسری سی نظر اٹھا کر اس جانب دیکھا اور دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"(اس کو کیا ضرورت پڑ گئی اجازت لے کر آنے کی) آجاؤ!" حامد کا سوچتے ہوئے اس نے اندر آنے کی اجازت دی۔

دروازہ آہستگی سے کُھلا اور کوئی اندر آکر وہیں ٹھہر گیا دروازہ بھی دوبارہ بند نہیں کیا کیونکہ اندر آنے والی شخصیت اس کی عادات سے اچھی طرح واقف تھی۔حماد نے دوبارہ سر اُٹھا کر اندر آنے والے کو دیکھا تو ششدر رہ گیا مگر اسے سنبھلنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا وہ گڑبڑا کر سیدھا ہوا اور فوراً نظریں جھکا لیں۔

"آ۔۔آپ۔۔آپ یہاں کیسے؟ شدّتِ حیرت سے اس کے منہ سے یہی الفاظ نکلے تھے۔"

☆☆☆☆☆☆☆

وہ اُداس سی اپنے بابا کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی۔ عموماً لڑکیوں کی ایسی دوستی اپنی ماں سے ہوتی ہے لیکن اس کی یہ دوستی اپنی ماما سے زیادہ بابا سے تھی اور وہ اپنے دل کی ساری باتیں بھی

اُن سے ہی شیئر کرتی تھی۔اُس کے بابا دنیا کے بیسٹ بابا تھے یقیناً ہر لڑکی کے ہوتے ہیں لیکن اس کا اپنے بابا سے رشتہ دنیا کے ہر باپ بیٹی کی طرح نہیں تھا۔کچھ الگ تھا ان کے رشتے میں۔ باپ بیٹی کے رشتے کے علاوہ ان کے درمیان دوستی کا رشتہ بھی تھا"ایک بیسٹ فرینڈ کا رشتہ" وہ اُن لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو اپنی ہر بات صرف اپنی دوستوں کو بتاتی ہیں۔وہ کسی دوست سے زیادہ اپنی باتیں اپنے ماما بابا کو بتانا پسند کرتی تھی۔چونکہ وہ ان اکلوتی اولاد تھی اس کے والدین نے اس کی ایسی ہی تربیت کی تھی۔وہ جانتی تھی ماں باپ سے زیادہ مُخلص آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہو سکتا مگر کچھ دن سے وہ شاید باتیں چھپانے لگ گئی تھی اور وہ بھی صرف اس ڈر سے کہ کہیں وہ پریشان ہو کر اپنا مکّہ جانے کا پلین کینسل نہ کر دیں۔کچھ تھا جو اسے اندر ہی اندر پریشان کر رہا تھا اور اس کی یہ بے چینی بابا اچھے سے نوٹ کر چکے تھے لیکن وہ چاہتے تھے کہ اریحہ خود ان سے شئیر کرے۔

وہ ان کے کندھے پر سر رکھے گُم صُم سی تھی۔

"کیا ہوا بیٹا، آپ پریشان لگ رہی ہیں؟"!

اِن کے استفسار پر وہ ایک دم جیسے کسی خواب سے جاگی۔

"نن۔۔نہیں بابا بالکل بھی نہیں۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھی اور مصنوعی مسکراہٹ سے بولی۔

"تو کیا اب آپ اپنے بابا سے بھی چھپائیں گی؟"

انہوں نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں بابا ایسی بات نہیں۔۔بس۔۔آپ سے ایک سوال پوچھنا تھا۔"

وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

"جی پوچھیں بیٹا!" بابا پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

(اسے کل کا وہ تیزاب والا واقعہ اور صبح آنے والا خواب بہت پریشان کر رہے تھے۔ وہ سوچ سوچ کر بس اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ اِن دونوں باتوں کا آپس میں کوئی تعلق ضرور ہے)

وہ اس کے سوال کے منتظر تھے۔

www.novelsclubb.com

"بابا۔۔کیا خوبصورت ہونا کوئی گناہ ہے؟"

اس غیر متوقع سوال پر وہ چونکے اور حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے۔

"بتائیں نا بابا۔۔" وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے تابی سے بولی۔

شاید اب وہ وقت آچکا تھا جب وہ اپنی بیٹی کو وہ بات سمجھا دیں جو وہ اسے ہمیشہ سے سمجھانا چاہتے تھے۔انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں بلکہ اس کی بات کے جواب میں

اسے سمجھانا ضروری سمجھا۔

"دیکھیں بیٹا۔۔ خوبصورت ہونا کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ خوبصورتی بھی اُن نعمتوں کی طرح ایک نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں۔" وہ بہت نرمی سے گویا ہوئے۔

وہ بہت غور سے ان کی بات سُن رہی تھی۔

"جس طرح ہم اپنی باقی نعمتوں کی حفاظت کرتے ہیں اپنی ہر ہر نعمت کا ذکر ہر کسی کے سامنے نہیں کرتے، بالکل اسی طرح ہمیں اپنی خوبصورتی کی نعمت کی بھی حفاظت کرنی ہوتی ہے۔ یہ ہر ایک کو دکھانے کے لیے نہیں ہوتی پھر چاہے یہ خوبصورتی ہمارے رشتوں کی ہو یا چہروں کی۔ اس نعمت کو بس کچھ خاص لوگوں کے سامنے ہی ظاہر کیا جا سکتا ہے اور اگر اُن خاص لوگوں کے علاوہ بھی کوئی ہماری اس نعمت کو جان لے یا دیکھ لے تو نقصان ہمارا ہی ہوتا ہے۔ (صورتحال ایسی تھی کہ اگر وہ ڈائریکٹ اپنی بات کہتے تو شاید وہ کبھی نہ مانتی اس لیے انہوں نے ڈھکے چھپے انداز میں سمجھانا بہتر سمجھا) اپنی بات مکمل کر کے وہ بہت غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگے جو اُلجھن کا شکار نظر آ رہی تھی۔

"جی بابا لیکن۔۔"

"کیا باتیں ہو رہی ہیں باپ بیٹی میں۔۔؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابھی وہ مزید کچھ پوچھتی کہ اچانک خوشگوار سے موڈ میں خدیجہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

دونوں باپ بیٹی نے چونک کر سر اُٹھایا اور سنجیدگی سے انہیں دیکھنے لگے۔

اِن کے اس طرح دیکھنے پر وہ گڑبڑا سی گئیں۔

"کک۔۔ کیا میں غلط وقت پر آگئی۔۔؟ وہ بہت معصومیت سے پوچھ رہی تھیں ان کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوچکی تھی۔

"بہت زیادہ۔۔" بابا نے سنجیدگی اور افسوس سے سر ہلایا تو اریحہ نے ان کے سنجیدہ جواب پر چونک کر پہلے انہیں دیکھا پھر ماما کو جو معصوم سا چہرہ لیے سر جھکائے ایسے کھڑی تھیں جیسے اُن سے کوئی بہت بڑا جُرم ہوگیا ہو اور اب وہ عدالت کے کٹھرے میں کھڑیں اپنی سزا کی منتظر ہوں۔

ان کے اس انداز پر دونوں باپ بیٹی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر یکدم ان کے قہقہوں کے فوّارے چھوٹے تھے۔ وہ دونوں دل کھول کر ہنس رہے تھے اور خدیجہ بیگم خفگی سے بس انہیں دیکھے ہی جارہی تھیں۔

"ٹھیک ہے۔۔ جارہی ہوں میں۔" وہ خفا سی جانے کے لیے پلٹیں کہ اریحہ بھاگ کر ان تک آئی اور انہیں کندھوں سے تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ماما جانی۔۔ رکیں نا، آپ کہاں جا رہی ہیں؟ بالکل صحیح ٹائم پر آئی ہیں آپ۔۔ کیوں بابا؟؟" وہ ایک نظر اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے شرارت سے بولی جسے وہ بخوبی نوٹ کر گئی تھیں۔

"ہاں ہاں۔۔ بالکل بالکل" وہ بھی مسکراہٹ دبائے بولے۔

"جی نہیں۔۔ میں چائے بنانے جا رہی ہوں آپ میں سے کوئی پینا چاہتا ہے تو بتا دیں۔" وہ ان دونوں کی شرارت کو سمجھتے ہوئے اسی خفا لہجے میں بولیں۔

"ارے ماما۔۔ آپ بیٹھیں نا۔۔ میں بنا کر لاتی ہوں۔۔ آخر آپ کا میرے بابا اور اپنے دولہا پر سب سے پہلا حق ہے۔"

یہ کہتے ہی اس نے دانتوں تلے زبان دبائی اور کن اکھیوں سے بابا کو دیکھا جن کے قہقہے دوبارہ بلند ہو چکے تھے۔ اس نے دوبارہ خدیجہ بیگم کو دیکھا جو اب ناراضگی سے اسے گھور رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا سوری۔۔ میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔"

اس سے پہلے کہ ماما اسے اس کے فیوچر ہسبنڈ کا کوئی طعنہ دیتیں اریحہ نے وہاں سے بھاگ جانا ہی غنیمت سمجھا۔ وہ معصومیت سے سوری بول کر بغیر انہیں کچھ بولنے کا موقع دیے وہاں سے کھسک آئی۔ خدیجہ بیگم ناراضگی سے چلتی ہوئی آئیں اور بیڈ کے دوسرے کنارے پر بیٹھ گئیں۔

البتہ اریحہ کے جانے کے بعد بابا ہنوز ہنس رہے تھے۔ خدیجہ بیگم نے ایک کوفت بھری نگاہ ان پر

ڈالی، یکدم وہ خاموش ہوئے۔

"پتہ نہیں آپ کی بیٹی ابھی بھی مجھے ایسے کیوں ٹریٹ کرتی ہے جیسے میں کوئی نئی نویلی دُلہن ہوں۔" وہ ہنوز منہ بنائے کہہ رہی تھیں۔

"تو کچھ غلط کرتی ہے کیا؟" وہ مسکراہٹ دبائے بولے۔

خدیجہ بیگم نے ناراض نظروں سے انہیں گھورا۔

"اچھا اچھا ناراض نہ ہوں۔۔ چھوڑیں یہ سب۔۔ آپ مجھ سے میرے خوش ہونے کی وجہ نہیں پوچھیں گی کیا؟"

بابا نے (ہار ماننے والے انداز میں دونوں) ہاتھ اُٹھاتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

خدیجہ بیگم نے غور سے ان کے چہرے کو دیکھا۔ خوش تو وہ پہلے بھی تھے عمرے کی وجہ سے لیکن اب انکے چہرے پر ایک الگ ہی خوشی تھی۔

"آ۔۔ ہاں۔۔ واقعی آج آپ کچھ زیادہ ہی خوش ہیں بلکہ۔۔ اب! میں سمجھی آپ مجھے تنگ کر کے خوش ہو رہے ہیں۔ چلیں آپ خود ہی بتادیں ایسی کیا بات ہے جو آپ کو مکہ جانے سے بھی زیادہ خوش کر رہی ہے؟"

وہ آنکھیں سُکیڑتے ہوئے ہاتھ ٹھوڑی تلے جمائے متجسس سا بولیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خدیجہ بیگم۔۔مجھے لگتا ہے ہماری بیٹی اب اس قابل ہو چکی ہے کہ اس کی شادی کر دی جائے۔ مجھے بس اُس دن کا انتظار ہے جب ہم سعودیہ سے واپس آئیں گے اور پھر۔۔"

"پھر۔۔؟؟"وہ کھوئے کھوئے سے بول رہے تھے جب وہ انہیں غور سے دیکھتے ہوئے ان کی ادھوری بات پر زور دیتے ہوئے بولیں۔

انہوں نے ایک سنجیدہ نگاہ ان پر ڈالی جو سانس روکے ان کو سُن رہی تھیں۔

"پھر۔۔(بابا نے سوچنے کی اداکاری کی) پھر یہ کہ۔۔یہ آپ دونوں کے لیے ایک سرپرائز ہے۔ جو واپس آکر ہی میں آپ کو بتاؤں گا۔"

وہ مسکراتے ہوئے شرارت سے بولے۔خدیجہ بیگم جواب میں کچھ نہ بولیں بس خاموشی سے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھتی رہیں۔وہ واقعی آج بہت خوش تھے انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں دنیا کی سب سے قیمتی چیز مل گئی ہو لیکن۔۔کون جانتا تھا کہ قسمت کی پلاننگز کیا ہے؟ کوئی انسان یہ نہیں جانتا ہوتا کہ کل اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے لیکن اس کے باوجود انسان اپنے آنے والے کل کے پلانز ضرور بناتا ہے۔یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے مستقبل کی پلاننگز کرتا ہے مگر نجانے کیوں؟ ہم انسان یہ بھول جاتے ہیں کہ جب تک اللہ نہ چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن میں فرمایا ہے۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ترجمہ: اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ رب العالمین نہ چاہے 23۔ع "

(81:29)

بے شک دُعاؤں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ انسان کی تقدیر بدل دیتی ہیں لیکن دُعا بھی تب قبول ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ چاہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"ہاں میں! کیوں میں نہیں آسکتی؟"

وہ ہاتھ میں چائے کی ٹرے پکڑے مسکراتے ہوئے اس کو دیکھ رہی تھی۔اس نے سادہ سی گھٹنوں تک آتی قمیض اور شلوار پہن رکھی تھی اور کھلے بالوں پر سلیقے سے دوپٹہ لیا ہوا تھا۔یہ غالباً اس کا نائٹ ڈریس تھا۔(وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی)

"نن۔۔نہیں ایسی بات نہیں ہے عائشہ آپی (حماد کی ماموں زاد)۔۔"وہ بمشکل اتنا ہی بول پایا تھا۔

"پھوپھو تمہارے کمرے میں چائے دینے آرہی تھیں تو میں نے سوچا کیوں نا آج میں تمہیں چائے دینے آجاؤں اور تمہاری طبیعت کا بھی پوچھ لوں۔"

وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی اور چائے کے کپ والی ٹرے اس کے قریب ہی بیڈ پر کھسکائی اور ساتھ ہی اپنے آنے کی وضاحت بھی دے دی۔

حماد کی حیرت ابھی تک کم نہ ہوئی تھی ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا اور ماما کو اس بات کا اچھی طرح سے علم تھا کہ اسے یوں اکیلے میں فی میل کزنز سے بات کرنا پسند نہیں ہے پھر کیسے ماما نے۔۔

"ارے حماد! کیا سوچ رہے ہو۔۔ تم بھی نا، ایسے بی ہیو کر رہے ہو جیسے میں کوئی غیر ہوں۔ تمہاری بڑی بہنوں کی طرح ہوں کیا اب تمہارے کمرے میں آنے سے پہلے مجھے تمہاری اجازت لینی پڑے گی؟" وہ اس کے تاثرات نوٹ کرتے ہوئے بولی۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں کوئی کام ہے کیونکہ آج تک کسی کزن تو کیا کسی غیر لڑکی میں بھی اتنی جرأت نہیں ہوئی تھی کہ ڈائریکٹ اس سے اس طرح بات کرنے پہنچ جائے کیونکہ ہر کوئی اس کے سنجیدہ مزاج سے اچھی طرح واقف تھا۔ وہ گھر والوں کے علاوہ کسی کو بھی خود سے بے تکلف ہونے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔ میں الحمدللہ اب کافی بہتر ہوں۔ آپ بتائیں کوئی کام تھا؟" اس نے سوچتی نگاہوں سے مسکرا کر اپنا کپ اُٹھایا اور نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔ وہ سنگھار میز کے سامنے پڑی کرسی کھینچ کر دروازے کے ساتھ جا بیٹھی۔ ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ اسے ہی دیکھ

www.novelsclubb.com

رہی تھی جس کی نظر ایک بار بھی اس کی طرف نہیں اُٹھی تھی۔اس کے اتنا دور بیٹھنے پر وہ غیر آرام دہ محسوس نہیں کر رہا تھا اس نے سر پر دوپٹہ بھی حماد کی وجہ سے اوڑھ رکھا تھا ورنہ وہ کہاں عادی تھی دوپٹے سر پر لینے کی۔حالانکہ حماد کو اس سے فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی دوپٹہ لے یا چادر یا پھر بے پردہ گھومے۔یہ اس کا مسئلہ نہیں تھا وہ بس اتنا جانتا تھا کہ اسے اپنی نظریں کبھی نہیں اُٹھانی کسی بھی نامحرم کے سامنے۔کیونکہ یہ اس کے رب کا حکم تھا اور اس ذات کا حکم اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز تھا۔

ترجمہ:"مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں،اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔یہی ان کے لیے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔وہ جو کارروائیاں کرتے ہیں،اللہ ان سب سے پوری طرح باخبر ہے۔(24:30)"

(عائشہ کی ماں یعنی حماد کی ممانی بھی ایسی ہی تھیں لاپرواہ سی،اور اس کی فیملی میں باقی جتنی بھی کزنز تھیں اُن سب کا بھی یہی خیال تھا کہ سر ڈھانپنا یا خود کو چھپا کر رکھنا یہ سب اولڈ فیشن ہے جب اللہ نے ہمیں خوبصورت بنایا ہے تو ہم کیوں خود کو چھپاتی پھریں۔اُن کے گھروں میں کبھی کسی بڑے نے انہیں یہ احساس نہیں دلایا تھا کہ وہ مسلمان عورتیں ہیں اور مسلمان عورتوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ یوں ہر جگہ بے حجاب ہو کر چلی جایا کریں۔وہ سب سے الگ ہیں،وہ قیمتی

www.novelsclubb.com

ہیں، وہ خاص ہیں انہیں خود کو چھپا کر رکھنا چاہیے کیونکہ قیمتی چیزیں چھپی ہوئی ہی اچھی لگتی ہیں ورنہ اس قیمتی چیز کو کوئی بھی آپ کے پاس رہنے نہیں دے گا۔ بس یہی وجہ تھی ان کی لاپرواہیوں کی۔ حماد کے علاوہ اس کے تمام میل کزنز خود کو بنا سنوار کر یوں لڑکیوں کے پیچھے گھوما کرتے تھے جیسے دُنیا کا سب سے اہم کام یہی ہو۔ حامد بھی یقیناً ایسا ہوتا اگر وہ حماد کا بھائی نہ ہوتا۔ وہ حماد جیسا شریف النفس تو نہیں تھا لیکن ہاں وہ اپنے ان باقی کزنز سے قدرے مختلف تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ اس نے سب سے ملنا ملانا چھوڑ دیا تھا بس وہ دوسرے کزنز کی طرح "اپنی ذات" کو ہر ایک کے پیچھے "بے مول" نہیں کرتا تھا لیکن بات کرنے میں وہ کوئی قُباحت بھی نہیں سمجھتا تھا۔ مذاق بھی کر لیتا تھا بلکہ نہیں۔۔ وہ مذاق اُڑاتا تھا، اپنی کزنز کے نئے نئے فیشنز کو دیکھ کر۔ جب کسی فیملی فنکشن یا پارٹی پر کوئی کزن آ کر ایک ادا سے شرماتے ہوئے اس سے پوچھتی "کیسی لگ رہی ہوں؟" تو وہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو جوڑ کر "زبردست" کا اشارہ کرتا اور دل میں ہنستے ہوئے سوچتا "ایک نمبر کی چڑیل اور عجوبہ" اور جب وہ حماد کو بتانے کے لیے اس کے سامنے ان کی نقل اُتار کر مذاق اُڑاتا تو حماد اسے سمجھانے کی غرض سے اس بات پر ڈانٹتا بھی لیکن وہ حامد ہی کیا جو کسی کی بات کو سمجھ جائے۔ وہ ایسا ہی تھا اپنی دُنیا میں رہنے والا سب کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرنے والا غیر سنجیدہ طبیعت کا مالک ناسمجھ سا لڑکا۔ لیکن ہاں! ایک

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معاملے میں وہ بہت سمجھ دار بھی تھا۔اسے جہاں بھی کسی شادی میں یہ خطرہ لاحق ہوتا کہ کوئی آنٹی اس پر اپنی بیٹی کے لیے نظر رکھے ہوئے ہے تو وہ جان بوجھ کر کوئی ایسی بچگانہ حرکت کرتا کہ اگلے ہی پل آنٹی کے چہرے پر سخت ناگواری اُبھرتی اور پھر وہ مطمئن سا مُسکراتا ہوا وہاں سے کھسک آتا البتہ حماد اس سے بہت مختلف تھا۔جب بھی کسی شادی یا فیملی فنکشن پر کزن گیدر نگ ہوتی تو ان میں صرف ایک وہی ہوتا تھا جو ہمیشہ غائب ہوتا تھا اُسے پسند نہیں تھا مکس گیدر نگز میں بیٹھنا۔اس کی شخصیت ایسی ہی تھی کہ وہ سب میں غیر نُمایاں ہو کر بھی نمایاں ہوتا تھا۔جہاں اس کی موجودگی پائی جاتی گویا وہاں جیسے بہار آجاتی۔اس کے آنے سے ہر ایک کا چہرہ کھل اُٹھتا، ہر جھکا سر اس کی طرف ضرور اُٹھتا۔مردوں سے لے کر بچوں تک سب کی نظریں اس کی بارعب شخصیت کا منظر عام سے غائب ہو جانے تک تعاقب ضرور کرتیں۔وہ تھا ہی ایسا متاثر کن شخصیت کا مالک! مختصر یہ کہ وہ اپنے پورے خاندان کی جان تھا اور حامدان سب کی رونق!)

ارے آپ سب تو اتنا کھو گئے ہی ہی۔اب موجودہ کہانی کی طرف دوبارہ بڑھتے ہیں۔

"ہاں بات بھی کرنی تھی تم سے۔۔اپنی ممانی اور ہمایوں کے علاوہ اپنی کزن سے بات کرنا تو گویا حرام ہے تم پر۔۔"

وہ گہرا سانس لے کر جوابا بولی جیسے سوچ رہی ہو اسے کیسے پتہ چل گیا کہ میں نے بات کرنی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آخری بات اس نے جان بوجھ کر کہی تھی، چوری پکڑے جانے پر اس کا اثر زائل کرنے کے لیے۔

"جی۔۔میں سُن رہا ہوں۔" وہ ہنوز نظریں جھکائے آخری بات کو نظرانداز کر کے سر کو خم دیتے ہوئے بہت ہی شائستگی سے بولا۔

عائشہ متذبذب سی نظر آنے لگی اسے اُمید نہیں تھی کہ اسے اتنی جلدی اپنی بات کہنے کا موقع مل جائے گا۔اس نے سوچا تھا باتوں ہی باتوں میں اس سے پوچھ لے گی لیکن اُف۔۔یہ حماد تو کوئی ایکسٹرا بات کرتا ہی نہیں۔

"بولیے عائشہ آپی۔۔میں سُن رہا ہوں۔"

وہ اسے گھورتے ہوئے الفاظ تلاش کر رہی تھی کہ اس نے دوبارہ اسی شائستگی سے اپنا سوال دُہرایا (حماد کی اس کو عزت دینے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ عمر میں اس سے بڑی تھی بلکہ یہ اس کی فطرت میں تھا اپنے سے ہر بڑے اور چھوٹے سے نرم اور شائستانہ لہجے میں بات کرنا۔پھر چاہے وہ امیر ہو یا غریب اور اچھے لوگوں کا یہی ظرف ہوا کرتا ہے)

"وہ۔۔وہ تمہارے آفس کا کام کیسا جا رہا ہے؟ لگتا ہے بہت بزی ہوتے ہو آج کل۔۔" وہ بدقت مسکراتے ہوئے بولی اب اسے اپنی مطلوبہ بات نہیں کرنی تھی اس لیے موضوع بدلنا چاہا۔اسے

www.novelsclubb.com

یہ سب بہت مشکل لگ رہا تھا۔وہ پھر کسی دن کر لے گی اپنی بات۔

"جی الحمدللہ! بہت بہتر۔۔"وہ مسکرا کر بولا تو وہ بھی پُر سکون ہو گئی۔

"لیکن کیا واقعی آپ کو یہی بات کرنی تھی؟"

مقابل بھی حماد تھا کچھ لمحے توقف کے بعد وہ دوبارہ بولا تو وہ گڑبڑا کر رہ گئی۔

"نہیں وہ۔۔وہ۔۔" اُف لگتا ہے اب وہ اور بات نہیں بنا پائے گی اگر وہ جھوٹ بھی بولتی تو اس کو پتہ چل ہی جانا تھا۔

"ریلیکس آپی۔۔آپ نے جو پوچھنا ہے پوچھیے میں بُرا نہیں مانوں گا۔

حماد نے اسے نروس محسوس کیا تو نرمی سے کہا وہ بھی خوشگوار حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"م۔۔میں وہ۔۔س۔۔سوری! تمہیں شاید میری بات بُری لگے لیکن اپنی بات کہنے سے پہلے میں ایک مرتبہ پھر یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا واقعی تم بُرا نہیں مانو گے؟"اس نے شرمندہ سی ہو کر اپنی بات کی تصدیق چاہی۔

"جی بولیے!"وہ شاید کچھ زیادہ ہی اس کا وقت لے رہی تھی اس نے تھک کر ایک سانس خارج کیا۔اتنی لمبی بات وہ کبھی کسی سے نہیں کرتا تھا۔

"اوکے۔۔!توسب سے پہلے تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارا شادی کے بارے میں کیا پلان ہے۔؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(عائشہ جانتی تھی کہ اب اس کے پاس اپنی بات کہنے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ بات کرنے ہی آئی ہے اس لیے) ایک لمبا سانس خارج کرتے ہوئے اس نے بمشکل اپنی بات کا آغاز کیا۔

اس غیر متوقع سوال پر وہ حیران رہ گیا لیکن نظریں پھر بھی نہیں اُٹھیں۔ وہ منتظر سی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"لیکن آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں؟" وہ لمحوں میں خود کو کمپوز کر چکا تھا۔

"حماد جو پوچھ رہی ہوں وہ بتاؤ کیا پھوپھو نے ابھی تک تمہارے لیے کوئی لڑکی نہیں دیکھی؟ یا پھر کیا تمہاری زندگی میں۔۔ میرا مطلب کہ کیا تم کسی کو۔۔"

بات کے آخر میں وہ تھوڑا جھجھکی اور پھر خود ہی بات ادھوری چھوڑ دی۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ ماما نے میرے لیے ابھی تک کوئی لڑکی نہیں دیکھی اور نہ ہی میری زندگی میں کوئی ہے۔" سوال کے برعکس جواب پُر سکون تھا لیکن آخری بات کہتے ہوئے اسے کوفت سی ہوئی تھی۔

"لیکن پھوپھو نے ابھی تک کیوں۔۔"

"کیونکہ ابھی فلحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے تجسس سے پوچھا تو وہ تیزی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

"اوہ۔۔لیکن تمہیں سوچنا چاہیے نا۔"اس نے نرمی سے مشورہ دینا چاہا۔

"آپی پلیز۔۔!میری زندگی میں شادی کے علاوہ بھی بہت مسائل ہیں۔"

اسے جیسے اس موضوع پر بات کرتے ہوئے اُلجھن ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود اسکا لہجہ دھیما ہی تھا۔

عائشہ اس کی باتوں پر کچھ کچھ مشکوک ہوئی تھی کیونکہ وہ جواب ہی ایسے دے رہا تھا جیسے وہ کسی کو پسند کرتا ہو لیکن وہ اسے کیا بتاتا کہ اسے ابھی تک ویسی لڑکی ملی ہی نہیں تھی جیسے اسے چاہیے۔ وہ جانتی تھی فروا(اس کی چھوٹی بہن)سامنے بیٹھے اس شخص کے بالکل لائق نہیں ہے لیکن پھر بھی اسے اپنی بہن کے لیے ایک دفعہ تو بات کرنی ہی تھی کیونکہ اس کی بہن نے بہت مان سے اس سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ اسے پسند کرتی ہے اور پسند تو خیر۔۔اسے خاندان کی ہر لڑکی ہی کرتی تھی۔ہر ایک کے دل میں دُور کہیں یہ خواہش ضرور تھی کہ وہ اس کی دُلہن بنے۔۔اسکی دولت کی وجہ سے نہیں اس کے اخلاق اور فطرت کی وجہ سے۔۔جس نے کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی،جو اپنے محرم رشتوں سے وفا کرنا جانتا تھا اور کسی نامحرم کی طرف نظریں اُٹھا کر بھی دیکھنا اسے گوارا نہ تھا۔ایک لڑکی چاہے جتنا بھی خود کو فیشن کے مطابق ڈھالتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو، وہ چاہے خود جیسی بھی ہو، خود کو بنا سنوار کر غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا اسے چاہے کتنا ہی اچھا کیوں نا لگتا ہو، وہ بازاروں میں خود چاہے بے پردہ کیوں نہ گھومتی ہو لیکن۔۔ ہر لڑکی کی دلی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اسے اسکی زندگی کا ساتھی ایسا ملے جو صرف اسکی طرف نظریں اٹھانا جانتا ہو، جو صرف اس کی تعریف کرنا جانتا ہو، جو ہر ایک لڑکی کو منہ اُٹھا کر گھورنے نہ لگ جاتا ہو، جو جتنا حساس اپنی ماں اور بہن کے لیے ہو اتنا ہی حساس اپنی بیوی کے لیے بھی ہو، جو اپنی بیوی سے وفا کرنا جانتا ہو، جو حلال اور حرام کی تمیز کرنا جانتا ہو، جو جانتا ہو کہ حرام رشتے بنانے والوں کی کیا سزا ہے۔ یقیناً ہر لڑکی کو ایسا ہی شوہر چاہیے ہوتا ہے لیکن وہ اسے تب ملے نا جب وہ خود بھی ان خوبیوں کی مالک ہو اور مردوں کا معاملہ بھی اس سے مختلف نہیں ہے وہ خود چاہے جیسے بھی ہوں لیکن بیوی انہیں نیک سیرت، وفا کرنے والی ہی چاہیے لیکن بات پھر وہی آجاتی ہے جیسے خود ہوں گے ویسا ہی ان کو زوج ملے گا اور یہ کسی انسان نے نہیں کہا ہے بلکہ اس ذات کا فرمان ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

ترجمہ: ”ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لیے ہیں اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لیے ہیں۔ “

(24:26)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اس ربِّ کائنات سے سچی بات کس کی ہو سکتی ہے؟

"حماد فروا تمہیں۔۔وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔"

اس نے یکلخت ہی اپنی بات کہہ دی۔

اس انکشاف پر وہ شدید حیران ہوا اور اُلجھا بھی۔ پھر بات سمجھ آنے پر اسے افسوس بھی ہوا۔ آخر خاندان کی ہر لڑکی اس کے پیچھے ہی کیوں پڑی تھی؟ اس نے ایک لمبا سانس خارج کیا اور سر جھٹکتے ہوئے گویا ہوا۔

"آپی دیکھیں۔۔! میں کسی کو بھی ہرٹ نہیں کرنا چاہتا لیکن بات میں وہی کروں گا جو سچ ہے۔ پہلی بات ! میں فروا کو ہمیشہ سے اپنی چھوٹی بہن مانتا آیا ہوں اور میں نے کبھی اس کے لیے ایسا ویسا کچھ محسوس نہیں کیا اور دوسری بات ! ہماری فیملی میں جتنی بھی لڑکیاں ہیں میں اُن میں سے کسی کو بھی اس نِگاہ سے نہیں دیکھتا کہ وہ میری۔۔"

اُف اگلے الفاظ منہ سے نکالنا بھی اس کے لیے محال تھا۔ وہ بے اختیار چُپ ہوا۔

"لیکن حماد بہن وہی ہوتی ہے جو اللہ نے تمہاری بنادی۔۔ تمہارے یوں کہنے سے وہ تمہاری بہن بن تو نہیں جائے گی نا؟"!

وہ جانتی تھی بات نہیں بننے والی لیکن نجانے کیوں وہ ایک مرتبہ پھر ایک مبہم سی آس سے بولی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی کہ اس کی بہن نے اپنی ماں سے یہ بات کرنے کی بجائے اس سے کہی تھی وہ کیسے اس کا مان توڑ دیتی۔

بالکل! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ابھی تو آپ نے کچھ دیر پہلے کہا تھا کہ آپ میری بڑی بہنوں کی طرح ہیں تو پھر اس لحاظ سے تو فروا بھی میری بہن ہوئی نا؟!" اس نے اپنی چائے کا آخری سپ لیا اور خالی کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے سکون سے بولا۔

وہ اسے لاجواب کر چکا تھا۔اس کی بات پر عائشہ کے کندھے ڈھیلے پڑے اس سے بات کرنا مطلب "دیوار سے سر پھوڑنا"۔اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے سوچا۔

"ہاں لیکن حماد۔۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں آپی۔۔میں نہیں سمجھتا کہ فروا ویسی لڑکی ہے جیسی مجھے چاہیے۔" وہ بات ختم کرنے کی نیت سے بولا تھا لیکن آخری بات بے ساختہ ہی اس کے منہ سے نکلی تھی۔ جس پر وہ خود بھی حیران تھا۔

"اوہ نو۔۔یہ اس نے کیسے کہہ دیا۔۔اب وہ سامنے بیٹھی اس لڑکی کے سوالوں سے خود کو کیسے بچائے گا؟"!

وہ جھینپ کر سوچنے لگا اور گردن آخری حد تک جُھکالی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عائشہ اس کی بات پر چونکی تھی اور اب دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اوہ۔۔تو یعنی "مسٹر حماد ابراہیم" بھی ہر لڑکے کی طرح اپنی شادی کے بارے میں سوچتے ہیں کہ انہیں کیسی لڑکی چاہیے؟! یقیناً سوچتا ہوگا کیونکہ وہ بھی ایک عدد دل رکھتا ہے لیکن پھر وہ کسی سے کہتا کیوں نہیں تھا جیسے ہر لڑکا کہتا ہے۔ایسا نہیں تھا کہ وہ لڑکیوں کی طرح شرماتا تھا بلکہ اس نے تو کبھی ظاہر بھی نہیں کیا تھا۔کیوں نہیں کیا تھا اب یہ تو وہی جانتا تھا۔چلو آج وہ اس سے پوچھ ہی لے گی۔

"اور تمہیں کیسی لڑکی چاہیے؟"وہ مسکراتے ہوئے شرارتی انداز میں بولی۔

حماد کی تو رنگت فق ہو گئی تھی۔وہ اسے کیسے بتا دیتا وہ باتیں جو وہ صرف اپنے رب سے کرتا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی باتیں محفوظ ہیں۔ہاں وہ اسی لیے تو کبھی ظاہر نہیں کرتا تھا کہ اسے کیسی لڑکی چاہیے کیونکہ وہ ساری باتیں تو اپنے رب سے کر لیتا تھا پیچھے کچھ بچتا ہی نہیں تھا کسی کو کچھ بتانے کے لیے۔۔

)اور حقیقت تو یہ تھی کہ اسے ابھی تک ویسی لڑکی ملی ہی نہیں تھی جیسی اسے پسند تھی۔ایک دو مرتبہ اس کی ماما نے کوشش بھی کی تھی کہ ان کی کسی دوست کی بیٹی حماد کو پسند آجائے لیکن اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ جب اسے لگے گا وہ شادی کرنا چاہتا ہے تو خود بتا دے گا(

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ۔۔م۔۔مجھے" وہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ وہ کہے تو کہے کیا؟اس نے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی۔

عائشہ نے مزے سے کرسی پر ٹیک لگائی اور اب وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے ایک ٹانگ کو جھلاتے ہوئے اس کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے محظوظ ہو رہی تھی۔اس نے پہلی مرتبہ حماد ابراہیم کو یوں گڑبڑاتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ مسکراہٹ دبائے اس کے جواب کا انتظار کرتے ہوئے یونہی بیٹھی رہی۔

"حماد ماموں۔۔"!!

اور اگلے ہی پل ہمایوں بھاگتا ہوا کھلے دروازے سے اندر داخل ہوا۔آہ کتنی پرفیکٹ ٹائمنگ تھی ہمایوں کی!

عائشہ نے چونک کر اچانک اندر وارد ہونے والی اس ''مخلوق'' کو دیکھا اور پھر بُرا سا منہ بنالیا۔

"اس نے بھی ابھی آنا تھا"!

ہمایوں کی آواز پر حماد کا اٹکا سانس بحال ہوا۔صد شکر ہمایوں نے وقت پر آکر اسے جواب دینے سے بچالیا۔

وہ اتنی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تھا کہ دیوار کے ساتھ کرسی پر بیٹھی عائشہ کو دیکھ ہی نہ سکا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اب وہ اس سے چند قدم آگے کھڑا تھا۔ یکلخت ہی اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ آہستگی سے پلٹا۔

وہ سینے پر بازو لپیٹے تیز نظروں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔

ہمایوں پتلیاں سکیڑے اچھنبے سے اسے گھورنے لگا۔

"ہمایوں آپ یہاں کیا کر رہے ہو؟" اسے ہمایوں کا آنا سخت ناگوار گزرا تھا لیکن البتہ ہمایوں کے پیچھے حماداب کافی پُر سکون دکھائی دے رہا تھا۔

"وہی تو میں آپ سے پوچھنے والا تھا آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

اس نے بہت ہی معصومیت سے جواب دینے کی بجائے اُلٹا سوال کیا۔

اس کے انداز پر وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"چلو اب یہاں سے۔۔ حماد ماموں کو آرام کرنے دو"!

وہ آگے بڑھ کر اس کا بازو تھامتے ہوئے بولی۔

"لیکن ماما مجھے حماد ماموں سے بہت ضروری کچھ پوچھنا ہے، آپ جائیں میں آجاؤں گا۔" وہ احتجاجاً بولا۔

عائشہ نے ایک نظر حماد کو دیکھا جو کہیں کھویا ہوا الگ رہا تھا۔ اسے اندازہ تھا کہ وہ اسے اپنی باتوں

سے کتنا تنگ کر چکی ہے اور اب اسے مزید پریشان کرنا بالکل بھی اچھی بات نہیں تھی۔

"ہمایوں پھر کسی دن پوچھ لینا بیٹا۔۔(بیٹا پر زور دیا) ابھی حماد ماموں کی طبیعت نہیں ٹھیک!" وہ اسے تنبیہی نگاہوں سے گھورتے ہوئے دانت پر دانت جمائے بولی۔

"لیکن ماما۔۔"

"ہمایوں بیٹا آپ کل آجانا۔۔" حماد نے بھی اسے پیار سے سمجھانا چاہا وہ واقعی خود کو ابھی تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا اور فلحال اسے کسی سے بات نہیں کرنی تھی۔ بخار کا اثر ابھی بھی تھا اور ہمایوں کے سوال کا جواب وہ بالکل فریش موڈ میں دینا چاہتا تھا۔

ہمایوں نے پلٹ کر اسے دیکھا اور پھر ایک خفاسی نظر اپنی ماما کو۔

"اِٹس او کے ماموں! آپ ریسٹ کریں۔ ویسے بھی اب گیارہ بج رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

عائشہ کی بات پر اس کے پھولے گال اور پھول گئے تھے لیکن پھر وہ بات کو سمجھتے ہوئے بہت ہی سمجھداری سے بولا اور باہر نکل گیا۔ وہ بھی جلدی سے باہر نکلی تھی اور اپنے پیچھے آہستگی سے دروازہ بند کر گئی۔

)ہمایوں ایک ایکسٹرا ٹیلنٹڈ بچہ تھا۔ اس کا آئی کیو لیول نارمل بچوں سے زیادہ ہائی تھا۔ وہ اپنے سکول میں بھی سب سے ذہین اور ایکٹو بچہ تھا۔ وہ نارمل بچوں کی طرح ہر چھوٹی چھوٹی بات پر ضد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں کرتا تھا بلکہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت سمجھ داری سے معاملہ سمجھ جاتا تھا۔پہلے پہل تو سب اس کی قابلیت اور ذہانت پر حیران ہوا کرتے تھے لیکن اب ہمایوں کی ایسی سمجھدار باتیں کسی کے لیے بھی غیر متوقع نہیں ہوتی تھیں۔وہ سب عادی تھے اس کی سمجھداریوں کے (

بیڈ پر بیٹھا حماداب کسی گہری سوچ میں مبتلا نظر آرہا تھا۔

"کیا واقعی اسے کبھی ویسی لڑکی ملے گی جیسی وہ اللہ سے مانگتا ہے؟"

یہ سوچ آتے ہی اس نے سر جھٹکا۔

"شیطان اسے گمراہ نہیں کر سکتا،وہ اس کا اپنے رب پر توکل کم نہیں کر سکتا۔اسے وہ ضرور ملے گی کیونکہ وہ ذات ہر چیز پر قادر ہے اور اگر نہ بھی ملی تو جنت میں تو ضرور ملے گی۔یہ تو اس کے رب کا وعدہ تھا۔بس اسے خود کو پاک رکھنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ایک نئ امید سے سوچتے ہوئے آسودگی سے آنکھیں موندھ لیں۔اب اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی اسے اپنے رب پر پورا بھروسہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

رات دیر تک ماما بابا سے باتیں کرنے کی وجہ سے وہ صبح دیر تک سوتی رہی۔فجر بھی قضا ہو گئ تھی لیکن خیر۔۔یہاں پرواہ کسے تھی،وہ نمازوں کے معاملے میں ایسی ہی تھی سست اور لاپرواہ!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

روشن صبح کی خوبصورت روشنی کھڑکی پر گرے سفید پردوں سے چھن کر اس کے خوبصورت چہرے پر پڑ رہی تھی۔ کھڑکیوں کے باہر نیلا آسمان ہلکے ہلکے سفید بادلوں سے ڈھکا تھا اور اس پر پھیلی سنہری دھوپ اور درختوں پر بیٹھے چہچہاتے پرندے ماحول کو انتہائی پُرکشش بنا رہے تھے۔ اس کی آنکھ الارم کی چھنگاڑتی آواز پر کُھلی تھی جو رات کو سونے سے پہلے اس نے اسی لیے لگایا تھا کہ صبح ماما بابا کے ساتھ ائیر پورٹ جانا ہے ورنہ اس کی صبح بارہ بجے سے پہلے نہ ہوتی تھی۔ اس نے اُکتا کر سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مارا اور موبائل پر بجتا الارم بند کیا۔ وہ ایک ہاتھ سے جماہی روکتے ہوئے دوسرے ہاتھ کی کُہنی کا سہارا لیتے ہوئے اُٹھی اور اپنے شانوں پر بکھرے بُھورے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنایا۔ وہ کل کی نسبت آج کافی فریش لگ رہی تھی۔ گھڑی پر نظر ڈالی تو صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ ابھی ماما بابا کی فلائٹ میں تین ساڑھے تین گھنٹے تو تھے ہی۔ اس نے عادتاً ٹیبل پر پڑا فون اُٹھایا اور واٹس ایپ کھولا۔ شاید روبی کا کوئی میسج آیا ہو کیونکہ وہ بھی آنا چاہ رہی تھی لیکن خیر اس کا تو کوئی میسج نہیں آیا تھا شاید بزی ہو۔ یہی سوچتے ہوئے اس نے یونہی انگھوٹے سے سوائپ کیا تو سب سے اوپر اس کی کسی یونیورسٹی فیلو ''نُور'' کا سٹیٹس تھا۔ وہ زیادہ تر سٹیٹس نہیں دیکھتی تھی لیکن نجانے کیوں آج اس نے سب سے پہلے والے سٹیٹس پر ٹچ کیا۔ اگلے ہی پل بھوری آنکھوں میں پہلے اچھنبا اُبھرا اور پھر حیرت۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے سکرین پر یہ آیت اپنی پوری شان سے جگمگا رہی تھی۔

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اُوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔ اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" (33:59)

"یہ۔۔یہ آیت۔۔!!!" وہ حیرت اور خوف سے اس آیت کو دیکھ رہی تھی۔ موبائل پکڑے اس کے ہاتھ لرزنے لگے۔ فون پھسل کر اس کی گود میں جا گرا۔ وہ دونوں ہاتھ اپنے لبوں پر رکھے نہایت بے یقینی سے اوندھے گرے موبائل کو تک رہی تھی۔ کچھ سال قبل جب وہ فرسٹ ائیر کی سٹوڈنٹ تھی تو اس کے ایک اسلامیات کے ٹیچر نے ایک مرتبہ انہیں بتایا تھا کہ "جب اچانک کسی بھی صورت میں آپ کی نظروں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی کوئی آیت یا پھر کوئی حدیث آجائے تو آپ نے اسے کبھی اگنور نہیں کرنا۔ چاہے وہ حکم کسی کتاب میں ہو اور آپ کی اچانک وہاں نظر پڑ جائے یا پھر وہ کسی کا سٹیٹس دیکھ کر سامنے آجائے یا کسی بھی اور طریقے سے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے آپ کے لیے ایک ریمائنڈر ہے، ایک اشارہ ہے، وہ آپ کو کچھ سمجھانا چاہ رہا ہے یا کسی چیز سے خبردار کر رہا ہے۔ اسے کبھی ہلکا نہ لیجئے گا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جس کا سٹیٹس دیکھا تھا وہ بھی تو اسے ہمیشہ سے یہی سمجھاتی آئی تھی۔

اس نے لب بھینچتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے موبائل اُٹھایا اور دوبارہ وہی سٹیٹس کھولا۔

اس آیت کے الفاظ اپنی پوری آب وتاب سے ویسے ہی جگمگا رہے تھے۔اس کی کل والی بے چینی لوٹ آئی تھی۔وہ اضطراب اور خوف میں مبتلا چہرہ لیے ان الفاظ کو پڑھنے لگی۔

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اُوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"(33:59)

یہ الفاظ ادا کرتے ہی ایک لمحے کے لیے تو وہ ساکت رہ گئی۔

"یہ۔۔یہ آیت تو۔۔یہ تو میں نے پہلے بھی۔" یہ آیت اس نے اس سے پہلے بھی کہیں سنی تھی لیکن کہاں ؟؟اس کی سماعت میں دور کہیں کسی کے الفاظ گونج رہے تھے۔وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔

"کیا پہلے بھی اسے یہ آیت کسی نے سنائی تھی؟؟ لیکن اسے یاد کیوں نہیں آرہا؟اور اگر اس نے یہ آیت سُنی بھی تھی تو دوسری مرتبہ پھر یہ آیت۔۔"

)اس وقت اس کی دماغی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کچھ بھی سوچ اور سمجھ پاتی اگر وہ نارمل ہوتی تو اسے بالکل وقت نہ لگتا یہ یاد آنے میں کہ اسے یہ آیت کس نے، کب اور کہاں سنائی تھی لیکن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فلحال اس کا ذہن کہیں اور اٹکا ہوا تھا(

کچھ تھا جو بہت اہم تھا۔ وہ چاہ کر بھی اس آیت کو فراموش نہیں کر پا رہی تھی۔

"کیا جو وہ دو تین دن سے سوچ رہی تھی اللہ وہی چاہتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ۔۔وہ۔۔ وہ خود کو۔۔پردے میں۔۔ نہیں"!!

اسے آگے سوچتے ہوئے بھی خوف آرہا تھا۔

"وہ اس جدید اور ماڈرن دور میں خود کو کیسے۔۔؟؟"

اگلی سوچ آتے ہی اس نے جُھر جُھری لی۔

"وہ اپنی خوبصورتی کو کیوں چُھپائے اور پھر ایسے کیسے وہ خود کو بدل لے؟ لوگ کیا کہیں گے۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

اور یہ ایک فرسودہ اور بے کار ڈائیلاگ اس کے ذہن میں بھی آیا تھا جو ہر اس لڑکی کے ذہن میں ضرور آتا ہے جو خود کو اللہ تعالیٰ کے لیے بدلنا چاہتی ہوتی ہے لیکن بہت سی لڑکیاں پھر صرف اسی لیے نہیں بدل پاتیں کیونکہ "لوگ کیا کہیں گے؟! جب ہمیں تب لوگوں کی پرواہ نہیں ہوتی جب ہم کسی کی کاپی کرتے ہوئے کوئی فیشن کرتے ہیں، جب ہم مغربی طرز کے لباس پہنتے ہوئے جھجھکتے نہیں، جب ہم مسلمان ہونے کے باوجود بے پردہ ہو کر بڑے فخر سے گلیوں اور

بازاروں میں گھومتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے دین پر چلنے کے لیے، اس پر عمل کرنے کے لیے لوگ اتنے اہم کیوں ہو جاتے ہیں؟؟؟ کیا اللہ تعالیٰ سے زیادہ لوگ حق وار ہیں اس بات کے کہ ان سے ڈرا جائے؟! (نعوذ باللہ)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان (3:102)"

"اریحہ بیٹا۔۔۔ تیار ہو کر جلدی سے نیچے آجاؤ تھوڑی دیر میں ہمیں نکلنا ہے۔"

وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ ماما کے پکارے جانے پر وہ چونکی اور اس کے خیالوں کا ارتکاز ٹوٹا۔

"جج۔۔جی آرہی ہوں۔۔"

"اُف میں بھی نا۔۔ کیا سوچ رہی ہوں۔ اب ضروری تو نہیں بات یہی ہو جو میں سوچ رہی ہوں۔۔!!" وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے تمام سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور باتھ رُوم کی جانب بڑھ گئی۔

اس نے سب سمجھتے ہوئے بھی اُس کے حکم کو ہلکا لے لیا تھا، شاید ابھی اس کا راہِ راست پر آنے کا وقت نہیں آیا تھا۔ جب وہ رب اتنے صاف الفاظ میں بار بار کچھ سمجھا رہا ہوتا ہے تو ہمیں سمجھ جانا چاہیے۔ لیکن سمجھ آنے کے باوجود بھی ہم اس کو اگنور کریں تو جو ہوتا ہے اس کے زمہ دار ہم خود

www.novelsclubb.com

ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس کی زندگی میں ہدایت کا موقع ضرور دیتے ہیں۔ ہدایت کبھی نہ کبھی اس کی زندگی میں دستک ضرور دیتی ہے اور بار بار دیتی ہے لیکن جب ہم اسے ہر دفعہ ہی اگنور کر دیں تو ایک دن ہدایت بھی دستک دینا چھوڑ دیتی ہے اور پھر جو پیار سے ہدایت قبول نہیں کرتا تو اسے کھینچ کر اس راستے پر لایا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ذات اپنے بندوں سے بہت محبت کرتی ہے، وہ انہیں یوں ہی آگ میں جلنے نہیں دے سکتا۔ جب انسان اس دنیا میں اس قدر کھو جاتا ہے کہ وہ اپنے رب کو ہی بھول جائے تو وہ اسے اس کی سب سے محبوب چیز سے ہی آزماتا ہے اور پھر ایک دن آتا ہے کہ انسان کو اپنی اصل کی طرف لوٹنا ہی پڑتا ہے، اسے تھک کر اپنے رب کے پاس آنا ہی پڑتا ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

حماد خود کو ابھی پوری طرح تندرُست محسوس نہیں کر رہا تھا لیکن آج اس نے آفس جانے کا پکا ارادہ کر لیا تھا۔ وہ ایک اور چھٹی افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ جلدی سے تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر پہنچ گیا۔ حامد بھی فریش سے موڈ میں (سردی کی وجہ سے) دونوں ہاتھوں کو رگڑتا ہوا اسی طرف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلتا آرہا تھا۔اس نے سفید جینز کے ساتھ گہرے سبز رنگ (جو اولیو شیڈ دے رہا تھا) کی پوری آستینوں والی ہُڈی پہنی ہوئی تھی جو دیکھنے میں کافی گرم اور نرم لگ رہی تھی۔اس کی سفید ڈوریاں آگے کو گر رہی تھیں اور ان ڈوریوں کے درمیان چیسٹ سے تھوڑا نیچے لیموں کے سائز کی اور انڈے کے شکل کی سفید رنگ کی دو آنکھیں بنی تھیں دونوں آنکھوں میں آئی بال کی طرح دو سیاہ نقطے تھے۔وہ غالباً کسی کارٹون کی آنکھیں تھیں اور ان آنکھوں کے نیچے سیاہ رنگ کا آدھا دائرہ بنا تھا جیسے کارٹون کا منہ کھلا ہو۔دائیں کلائی میں چمڑے کی زرد رنگ کی گھڑی اور پیروں میں سفید جوگرز۔بال ہلکے نم تھے جو سلیقے سے پیچھے کو جمے تھے۔

)وہ اسی طرح تیار ہوتا تھا۔حماد کی نسبت اس کا حُلیہ کسی یونیورسٹی بوائے جیسا تھا۔ایسے اس کی لُک تھوڑی شرارتی، غیر سنجیدہ اور بچوں والی آتی تھی۔وہ اپنی اس لُک میں خود کو بہت آرام دہ محسوس کرتا تھا لیکن حماد کی لُک اور پرسنیلٹی اس کی نسبت ایک بزنس مین کی طرح ہی تھی۔اس کا یہ حُلیہ اس کے سنجیدہ مزاج کو اور سنجیدہ بنا دیتا تھا ہاں لیکن کبھی کبھی وہ پینٹ کوٹ کے علاوہ جینز شرٹ بھی پہن لیتا تھا اور اس حُلیے میں وہ اور بھی زیادہ وجیہہ لگتا تھا۔حامد بھی کچھ کم نہ تھا لیکن اس کے چہرے پر پھیلی ہر وقت کی بے وجہ مسکراہٹ اسے غیر سنجیدہ ظاہر کرتی تھی(

"ہیلو برو!! گُڈ مارننگ۔۔"اس نے حماد کے ساتھ ہی کرسی کھینچتے ہوئے خوشگواریت سے کہا تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حماد نے چہرہ اُٹھا کر ایک نظر افسوس سے اسے دیکھا۔

"اس لڑکے کا کیا کروں میں! اتنی بار سمجھایا ہے کہ سلام کرتے ہیں لیکن خیر۔۔"

وہ نظرانداز کر گیا اور سر کے خم سے اسے جواب دیا۔

ناشتہ ٹیبل پر لگ چکا تھا۔ بابا بھی آچکے تھے۔ انہوں نے سربراہی کرسی کھینچتے ہوئے ایک سنجیدہ نگاہ ان دونوں پر ڈالی۔ حامد اپنی پلیٹ پر جُھکا مزے سے ناشتے کے ساتھ انصاف کرنے میں مصروف تھا جبکہ حماد کسی گہری سوچ میں مبتلا پلیٹ میں کانٹا چلائے جا رہا تھا۔ بابا کی موجودگی محسوس کر کے اس نے سر اُٹھایا اور سلام کیا۔ وہ جواب دیتے ہوئے بیٹھ گئے۔ بابا کے آنے کے بعد وہ ذرا الرٹ سا ہو کر بیٹھ گیا۔

)اسے آج بہت کمزوری محسوس ہو رہی تھی شاید مسلسل کام کرنے اور ریسٹ نہ کرنے کی وجہ سے اور کچھ اثر بخار کا بھی تھا لیکن پھر بھی اس نے خود کو نارمل ظاہر کرنے کی پوری کوشش کی اسے اب مزید چھٹی نہیں کرنی تھی(

"حماد!! بیٹا کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟"

وہ اس کے چہرے کی نقاہت نوٹ کر چکے تھے۔ سوال سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا اور ساتھ ساتھ ان کا چُھری کانٹا بھی ناشتے کی پلیٹ میں چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

باباکے اچانک استفسار پر اس کا گلاس کی طرف بڑھتا ہاتھ رُک گیا۔

"جی بابا۔۔ بالکل ٹھیک۔" وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے بمشکل مسکرایا۔

"ہمم۔۔ گڈ!" اسی سنجیدگی سے کہا پھر گلاس اُٹھا کر ایک گھونٹ پانی کا پیا پھر کھنکارے۔

حماد غور سے انہیں دیکھ رہا تھا وہ آج کچھ زیادہ ہی سنجیدہ لگ رہے تھے۔

"حماد! میں چاہتا ہوں آج آپ آفس سے ہاف لیو پر گھر آجانا اور چُپ چاپ ریسٹ کرنا، آپ کو ریسٹ کی سخت ضرورت ہے!" انہوں نے سنجیدگی سے حکم صادر کیا۔ ان کا ناشتہ قریباً ختم ہو چکا تھا اور اب وہ اپنی کافی کے آخری گھونٹ بھر رہے تھے۔ ان کے اس طرح کہنے پر حامد کے پلیٹ میں چلتے ہاتھ رُکے اور چونک کر انہیں دیکھا پھر حماد کو جو حیرت سے بابا کو ہی تک رہا تھا۔

حامد اس کے تاثرات دیکھ کر چہرہ نیچے کیے زیرِ لب مسکرانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن بابا میں بالکل۔۔"

"کوئی لیکن ویکن نہیں، جو کہا ہے وہ کرو"!

وہ گھڑی دیکھتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے حامد بھی ان کے ساتھ ہی کھڑا ہوا تھا۔ بابا کا انداز ایسا تھا کہ وہ پھر کچھ بول نہ سکا اور بے ساختہ سر اثبات میں ہلا گیا۔

پاس سے گزرتی ہوئیں اس کی ماما (حِبا بیگم) نے (جو ممانی اور عائشہ کو ناشتے کے لیے اٹھانے

جارہی تھیں)ان کی بات سُن لی تھی اگلے ہی پل انہوں نے شکر کا کلمہ پڑھا۔ چلو کوئی تو تھا اس سے اپنی بات منوانے کے لیے ورنہ اگر یہی بات وہ اس سے کہتیں تو وہ "ایک اور چھٹی کے لیے" کبھی نہ مانتا۔ نہ نہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ اس معاملے میں کسی کی سُن لے لیکن ابراہیم اصغر بات ہی اس انداز سے کرتے تھے کہ وہ چاہتے ہوئے بھی اِن کی بات کبھی ٹال نہ سکا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئیں۔ وہ بھی جانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور پھر کوٹ کا درمیانی بٹن بند کرتا ہوا داخلی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیاہ گاڑی نارمل سپیڈ میں ائیر پورٹ کی طرف جانے والی سڑک پر رواں دواں تھی۔ اس وقت نیلے آسمان پر سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا جس کی گرم کرنیں اس سردی میں من کو بھلی معلوم ہو رہی تھیں لیکن روئی کے گالوں کی طرح سفید بادل بھی آسمان پر جگہ جگہ نقش و نگار بنا کر آسمان کی زینت کو اور بڑھا رہے تھے۔ جنوری کا آدھا مہینہ گزرنے کو تھا اور یقیناً یہ سردی کا آخری مہینہ ثابت ہونے والا تھا۔ فروری میں یہی دھوپ سخت لگنے لگتی ہے لیکن ان سب باتوں کی پرواہ کئے بغیر آج سب کچھ بہتر محسوس ہو رہا تھا ایک عجیب سی خوشگواریت تھی

www.novelsclubb.com

ماحول میں۔ وہ کار کی پچھلی نشست پر بیٹھی اپنی ماما کے بازو کو زور سے جکڑے ہوئے تھی اور ان کے کندھے پر سر ٹکائے آنکھیں موندے ان کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔ بابا ڈرائیور کے ساتھ اگلی سیٹ پر براجمان تھے۔اس نے آج نیلی جینز پر سیاہ شارٹ شرٹ کے اوپر کافی کلر کی کیپ شال لے رکھی تھی جو گھٹنوں سے کچھ اوپر تک آتی تھی۔ پاؤں میں سفید رنگ کے اسنیکرز پہنے ہوئے تھے۔ نفاست سے کیے گئے ہلکے میک اپ اور سلکی بھورے بالوں کی ہائی پونی ٹیل کے ساتھ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ بالوں کے اطراف سے نکل کر چند لٹیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں جو اس کی خوبصورتی کو اور زیادہ مزّین کر رہی تھیں۔

"اریحہ بیٹا! اگر آپ ایسے ہی مجھے خود کے ساتھ لگائے رکھو گی تو میں جا نہیں پاؤں گی۔" خدیجہ بیگم سامنے سڑک پر دیکھتے ہوئے اُداسی سے بولیں۔ان کی بات پر بابا کے لبوں پر بھی ایک اُداس مسکراہٹ بِکھر گئی۔ان کی آنکھوں میں نمی پہلے ہی تھی جسے چھپانے کے لیے شاید وہ اتنی دیر سے چُپ تھے۔

اریحہ نے ایک جھٹکے سے سر اُٹھایا اور اُلجھن بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا۔ بازو ہنوز اس کی گرفت میں تھا۔

"نہیں تو۔۔ ماما میں بس۔۔ آپ کے لمس کو آخری لمحات تک محسوس کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کو

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیوں ایسالگ رہاہے کہ میں۔۔میں رہ نہیں پاؤں گی؟"

رہ تو وہ واقعی نہیں سکتی تھی۔آخری بات کہتے ہوئے اس کے گلے میں کچھ اٹکا تھالیکن وہ لہجے کو مضبوط کر گئی تھی۔

خدیجہ بیگم نے چہرہ اس کی جانب موڑااور محبت بھری نگاہوں سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگیں کہا کچھ نہیں۔

"میرا خیال ہے اریحہ بیٹا۔۔آپ روبی کو اپنے پاس کچھ دن کے لیے بُلالیں۔میں جانتا ہوں وہ ضرور آجائے گی۔"

بابا نے بغیر رُخ موڑے سامنے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"جی بابا مجھے پتہ ہے وہ ضرور آجائے گی بلکہ وہ تو کہہ بھی رہی تھی لیکن میں نے ہی منع کر دیا"

www.novelsclubb.com

اس نے ان کے کندھے کو دیکھتے ہوئے نرمی سے جواب دیا۔

"کیوں؟؟"وہ حیرت سے پیچھے مُڑے۔

"کیونکہ بابا۔۔وہ بیچاری اتنے عرصے بعد تو اپنے شہر واپس گئی ہے۔اتنا لمبا عرصہ اس نے پڑھائی کے لیے اپنے گھر والوں سے دور رہ کر ہاسٹل میں گزارا،اس لیے میں یہ ہر گز نہیں چاہوں گی کہ وہ میرے لیے اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر آجائے۔اتنی خودپرست تھوڑی ہوں میں"!!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے سمجھانے والے انداز میں اسی نرمی سے کہا۔

وہ دونوں اس کی بات پر بے بسی سے مسکرا دیے۔

ائیر پورٹ آچکا تھا اور گاڑی رُک چکی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ کہ میری بیٹی اتنی سمجھدار کیسے ہوگئ؟"!

بابا نے ہاتھ بڑھا کر شفقت سے اس کے سر پر پھیرا ان کی آنکھوں میں نمی ہنوز برقرار تھی۔اس نے چہرہ خدیجہ بیگم کی طرف موڑا تو وہ بھی ایسے ہی آنکھوں میں نمی لیے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"افوہ ماما بابا آپ اتنے ایموشنل کیوں ہو رہے ہیں؟ بشریٰ بی (ملازمہ) ہیں میرے ساتھ کوئی بھی کام ہوا تو میں کہہ دوں گی اُنہیں اور بس کچھ دنوں کی تو بات ہے۔" اس نے ماما کا بازو چھوڑ کر ان دونوں کے ہاتھ اپنے ٹھنڈے ہاتھوں میں تھام کر نرمی سے دبائے اور چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ سجاتے ہوئے کچھ اس انداز سے کہا کہ گاڑی میں پھیلا تناؤ کافی حد تک کم ہو گیا۔

بابا گہرا سانس لے کر رہ گئے۔

"دیکھو نا بیٹا اللہ کے گھر جا رہے ہیں لیکن۔۔ پتہ نہیں کیوں عجیب سی اُداسی ہو رہی ہے۔"

"ارے فکر ہی نہ کریں بابا! میں رہ لوں گی۔ چلیں اب نہیں تو لیٹ ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے انداز کو سرسری بنایا اور گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل گئی۔اس سے زیادہ اب وہ بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی اگر کرتی تو اپنا ضبط کھو دیتی اور شاید زور زور سے رونے لگ جاتی۔اس کے کہنے پر بابا نے تائیدی انداز میں سر ہلاتے ہوئے گھڑی دیکھی اور پھر وہ دونوں بھی گاڑی سے باہر نکل آئے۔

کچھ لمحوں بعد وہ نم آنکھیں لیے اِن دونوں سے گلے مل رہی تھی اور رؤف انکل گاڑی سے ان کا سامان نکال رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ صبح دس بجے ماما بابا کو اُن کی فلائیٹ سے قریباً ایک گھنٹہ پہلے ائیرپورٹ چھوڑنے گئی تھی اور جب وہ لوگ اپنی منزل کے لیے روانہ ہوگئے تو وہ اُداس اور بوجھل دِل لیے واپس آگئی۔ صبح ائیرپورٹ جاتے وقت تو وہ بہت اچھا محسوس کر رہی تھی لیکن جب سے واپس آئی تھی اس کا دِل پریشان اور عجیب سی گھبراہٹ کا شکار تھا۔اب دو بجنے کو تھے لیکن اس کی گھبراہٹ ویسی ہی تھی۔ عجیب بے چینی سی بے چینی تھی۔اسے ہر چیز سے بیزاریت ہو رہی تھی۔ایک تو گھر کا خالی پن اسے اُداس کر رہا تھا اور دوسرا وہ صبح آیت والی بات۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس بارے میں سوچنے لگی۔وہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی پاؤں سامنے ٹیبل پر رکھے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُنگلی پر بالوں کی ایک لٹ لپیٹتی کھوئی کھوئی سی تھی۔(لاؤنج کے فرنیچر کا رنگ سفید تھا)اس کے لمبے سلکی بال اب ہر طرح کی قید سے آزاد تھے۔

"آخر یہ آیت میں نے پہلے کہاں سُنی ہے؟مجھے یاد کیوں نہیں آرہا؟"

وہ جھنجھلائی اور پھر گہرا سانس لے کر سر صوفے کی پُشت سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں اور سوچنے کی سعی کرنے لگی۔یکلخت ہی اس کے ذہن کے پردے پر ایک مہربان،شریف اور مولوی ٹائپ انسان کا چہرہ نمودار ہوا۔وہ ایک جھٹکے سے ٹانگیں نیچے کرتی ہوئی سیدھی ہوئی۔بڑی بھوری آنکھیں حیرت سے پھیل کر اور بڑی ہو گئیں۔

"اوہ۔۔تو یہ آیت اس انسان نے مجھے سنائی تھی۔لیکن کیوں؟آخر کیا سوچ کر؟"!

اس نے گہرا سانس لیا اور پھر سر تھکے ہوئے انداز میں صوفے کے ہتھے پر کُہنی کے سہارے ٹکے دائیں ہاتھ پر گرا دیا۔

"کیا واقعی اللہ تعالیٰ مجھ سے وہی چاہتے ہیں جو بار بار میرے دِل میں آرہا ہے؟اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کیوں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے؟کیوں مجھے سُکون نہیں مل رہا؟کیوں میرا دِل بے چین ہے؟؟"

وہ اب مزید نہیں سوچ سکتی تھی۔اس سوچ سے اس کا دماغ پھٹ رہا تھا۔یکدم ہی ماحول میں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھٹن سی محسوس ہونے لگی یہ خیال کہ "خود کو پردے میں چھپا کر رکھنا" سوچ کر ہی اس کا سانس بند ہونے لگا تھا۔

"اگر وہ ایسا کرے گی تو کتنے لوگ اسے تنقید کا نشانہ بنائیں گے۔۔"

"اریحہ بی بی۔۔؟!" ابھی وہ مزید کچھ سوچتی کہ کسی کی آواز نے اسے واپس حال میں پہنچایا۔اس نے گھبرا کر سر اُٹھایا اور بُلانے والے کو خالی خالی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔وہ ان کی ملازمہ تھی (بشریٰ) جو اس کی ماما سے چند ہی سال چھوٹی تھی۔وہ سر پر دوپٹہ ٹکائے مؤدب سی ہاتھ باندھے کھڑی اس کے چہرے کی اُڑی رنگت کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

"اریحہ بی بی۔۔کیا ہوا؟!آپ پریشان لگ رہی ہیں؟خیریت؟؟!"

وہ اسے اُسی حیرت سے تکتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ہمم؟۔۔نہیں کچھ نہیں!آپ بتائیں کیا کہہ رہی تھیں؟"

ملازمہ کے سوال پر اریحہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور پھر سر جھٹکتے ہوئے آنے کی وجہ دریافت کی۔

"جی وہ۔۔میں پوچھنے آئی تھی،آپ کے لیے کھانا لگا دوں؟جب سے آپ آئی ہیں یہی بیٹھی ہیں،بھوک لگ رہی ہوگی نا اب؟!"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں ابھی آپ رہنے دیں، فلحال بھوک نہیں ہے۔میں تھوڑا ریسٹ کرنا چاہتی ہوں۔"

ملازمہ کے اس طرح پیار اور فکر مندی سے پوچھنے پر وہ نرمی سے مسکرائی اور پھر بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی، بات مکمل کرکے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ملازمہ پیچھے بس سر ہلا کر رہ گئی۔

وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتی تھی شاید تھوڑی دیر سو کر اس کے بے چین دِل کو قرار آجائے۔کچھ پل بعد وہ ایک سادہ سی شلوار قمیض زیب تن کیے بیڈ پر نیم دراز تھی۔اس نے بیڈ کی پُشت سے سر ٹکائے آنکھیں موند لیں۔کمرے کی لائٹ بند تھی، کھڑکیوں پر گرے بھاری پردوں کے کناروں سے آتی دِن کی روشنی اس کے کمرے میں چھائے اندھیرے کو نیم اندھیرے میں بدلنے کے لیے ہلکان ہو رہی تھی۔وہ اس اندھیرے میں آنکھیں بند کیے اس انسان کے بارے میں سوچتی ہوئی کب نیند کی آغوش میں چلی گئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس سے آیا تھا۔بابا نے اسے آرام کرنے کی سختی سے تاکید کی تھی اور اب اسے آرام کرنا ہی تھا۔وہ ابھی ابھی شاور لے کر ٹاول سے بال رگڑتا ہوا باتھ روم سے نکلا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے سیاہ ٹراؤزر پر سفید شرٹ زیب تن کرلی تھی۔اس نے تولیہ ایک طرف ڈالا اور بیڈ پر نیم دراز ہوکر لائٹ بند کر دی۔اسے نیند تو نہیں آرہی تھی لیکن پھر بھی وہ لحاف اوڑھے بیڈ کی پُشت سے سر ٹکائے یوں ہی آنکھیں موندے آرام کرنے کی کوشش کرنے لگا۔یوں اس طرح بازو سینے پر لپیٹے، پیشانی پر بے ترتیبی سے گرے ہلکے نم بالوں کے ساتھ آنکھیں موندے وہ کسی چھوٹے بچے کی سی معصومیت لیے ہوئے تھا۔اگر اس کی ماما اس کو یوں دیکھ لیتیں تو صدقے واری جاتی نہ تھکتیں لیکن خیر۔وہ ساری دنیا سے بیگانہ آنکھیں موندے لیٹا تھا دفعتاً اسے رات عائشہ آپی سے کی گئی باتیں یاد آئیں تو بے ساختہ ایک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔کیا سوچ کر اس نے عائشہ آپی کو یہ کہہ دیا تھا کہ وہ فروا جیسی لڑکی نہیں چاہتا۔آنکھیں ہنوز بند تھیں لیکن لب مسکرا رہے تھے۔اگلے ہی پل اس کے خیالوں سے رات کا منظر چھٹا اور اس کی جگہ ایک اور منظر نے لے لی۔سیاہ کپڑوں میں ملبوس ایک لڑکی کی ہلکی سی شبیہہ جو زمین پر ہاتھ رکھے بیٹھی چہرہ اُٹھائے شاید غُصّے اور نا سمجھی سے اسے گھور رہی تھی۔یہ خیال آتے ہی اس نے گھبرا کر اپنی سیاہ آنکھیں کھول دیں اور ایک جھٹکے سے سیدھا ہو بیٹھا۔اس نے گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھا پھر سر جھٹکتے ہوئے بائیں ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلنے لگا۔کچھ پل بعد اس نے تین گہرے گہرے سانس لیے اور پھر سائیڈ ٹیبل پر پڑا ڈھکا ہوا پانی کا گلاس اُٹھایا اور ایک سانس میں پی گیا پھر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے گہرا سانس لیا۔

"اففف!!! یہ۔۔یہ فُضول سا خیال مجھے کیوں آیا؟ حالانکہ میں نے تو۔۔اس لڑکی کا چہرہ بھی ٹھیک سے نہیں دیکھا تھا۔"

اس نے کوفت سے سوچتے ہوئے ایک جُھر جُھری لی صد شُکر حامد یہاں نہیں تھا ورنہ وہ جاسوسی کی ہر حد پار کر جاتا یہ جاننے کے لیے کہ بھائی آخر کس وجہ سے اتنا گھبرائے ہوئے ہیں؟ وہ کیا سوچ رہے ہیں؟

"کہا بھی تھا بابا کو مجھے آرام نہیں کرنا، اب فارغ رہ کر مجھے یہی عجیب خیال ستائیں گے۔

اُفف!!" وہ اُکتاہٹ کی آخری حد پر لگ رہا تھا۔

ظہر کی نماز وہ آفس میں ہی ادا کر آیا تھا۔اس نے ایک بے زار سا سانس خارج کیا اور پھر سائیڈ ٹیبل کی طرف ہاتھ بڑھا کر دراز سے ایک تسبیح نکالی اور آنکھیں موند کر تمام خیالات کو جھٹکتے ہوئے دائیں کروٹ پر لیٹ گیا۔اب وہ استغفار پڑھتے ہوئے سونے کی تگ ودو میں تھا۔اس نے سونے میں ہی عافیت جانی تھی۔اس کے سوا اس کے پاس کوئی راستہ نہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دوپہر کے تین بج رہے تھے۔ سورج طلوع ہو کر اب دوبارہ غروب ہونے کی تیاری میں تھا لیکن اسے تو جیسے کسی چیز کی پرواہ ہی نہیں تھی۔ وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر اوندھا لیٹا کمر تک لحاف اوڑھے خوابِ خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔ یہ اس کی روز کی روٹین تھی۔ ساری رات آوارہ لوفروں کی طرح اپنے ہی جیسے آوارہ لڑکوں کے ساتھ سڑکوں پر اِدھر اُدھر گشت کرنا اور فجر کے قریب گھر آ کر ہر چیز سے بے پرواہ ہو کر بستر پر گر جانا۔ پھر جب سورج ڈوبنے کو ہوتا تو وہ اپنی آنکھ کھولنے کی زحمت کرتا۔ اس کی ماں تو اس سے عاجز آچکی تھیں۔ اب تو اسے کہنا بھی چھوڑ دیا تھا کہ راحیل بیٹا اب کوئی جاب تلاش کرو۔ کیا تمہیں اسی لیے پڑھایا تھا کہ تم اپنا قیمتی وقت یوں فضول کاموں میں گزار دو؟ باپ تو ویسے بھی اس کا ملک سے باہر تھا جو اس کے لیے تو اچھا ہی تھا وہ اپنی مرضی سے جو چاہتا کرتا۔ ماں کی بات پر وہ انہیں ہر بار بیزاریت سے ٹوک دیتا اور کہتا "ابّا کی کمائی آتو رہی ہے آپ کو، پھر کیوں میری زندگی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہیں، یہ میری زندگی ہے میں جو چاہے کروں!" اس کی بات پر وہ بے چاری خاموش ہو کر رہ جاتیں اور اندر ہی اندر کُڑھتی رہتیں۔

"آج تو حد ہی کر دی ہے اس لڑکے نے۔ "

ماں کچن میں کام کرتے ہوئے مسلسل بڑابڑا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ٹوں ٹوں۔۔" یہ تقریباً چوتھی گھنٹی تھی جو ٹیبل پر پڑے اس کے فون کو کافی دیر سے زوں زوں کی آواز کے ساتھ اِدھر سے اُدھر کھسکا رہی تھی۔

"کیا مصیبت ہے۔۔ بند کرو یاااراسے۔۔"!!

وہ کافی دیر سے کانوں پر تکیہ رکھے اپنی نیند کو خراب ہونے سے بچا رہا تھا لیکن اب اس کا صبر جواب دے گیا تھا۔

وہ ایک جھٹکے سے اُٹھا اور تکیہ فرش پر زور سے پٹخا پھر اسی غصے سے سائیڈ ٹیبل پر زوں زوں کرتا فون اُٹھایا اور اٹینڈ کر کے کان سے لگایا۔

"کیا موت آن پڑی تجھے صبح صبح؟؟"!

اس نے فون کرنے والے کو انتہائی ناگواری سے گھر کا۔

"صبح صبح۔۔؟!! کیا مطلب صبح صبح؟ تین بج رہے ہیں اور تیری صبح اب ہو رہی ہے؟؟"

دوسری طرف عامر نہایت حیران ہوا تھا۔

"اچھا میں تیرے لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ وہ بتا جس کے لیے فون کیا ہے۔" اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے بیزاریت سے استفسار کیا۔

"راحیل تُو نا۔۔ مجھ سے تمیز سے بات کیا کر۔ ایک تو میں یہاں تیری مدد کرنے کے لیے ہلکان

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوا جا رہا ہوں اور تُو ہے کہ۔۔"

وہ اس کے لہجے پر پر ضبط کرتے ہوئے بُرا ماننے والے انداز میں بولا۔

"کیا مطلب مدد؟! میرا کام ہو گیا کیا؟"

وہ چونک کر سیدھا ہوا اور اس کی تمام باتوں کا اثر لیے بغیر اپنے کان مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ کیے۔

"ہمم۔۔ہو گیا!" وہ اسی خفگی سے بولا لیکن راحیل کو کوئی فرق نہیں پڑا اُلٹا اس کے ماتھے پر بَل پڑنے لگے۔

"ایک کام دیا تھا تجھے اور اُسے کرنے میں بھی تُو نے اتنے دن لگا دیے؟ حد ہوتی ہے یار۔۔" اس نے بیزاریت سے سر جھٹکا۔

"راحیل جو کام تُو نے دیا تھا وہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ایک اتنے امیر اور بارسوخ آدمی کی معلومات اکٹھی کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔ سمجھا!! اور میں آخری بار کہہ رہا ہوں تمیز سے بات کرو ورنہ میں فون رکھ۔۔"

"اچھا اچھا سوری۔۔بول اب!"

وہ جانتا تھا وہ اسے آخری حد تک تپا چکا ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ بگڑ کر فون بند کرتا اس نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فوراً معذرت خواہانہ لہجہ اپنا کر اسے اپنی بات جاری رکھنے کو کہا (اپنے مقصد کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔ پھر چاہے اس کے لیے اسے عامر جیسے کچ کچ انسان کو ہی برداشت کیوں نہ کرنا پڑتا۔۔ وہ عامر کی بک بک کرنے والی عادت سے باخبر ہونے کے باوجود اس کے ساتھ بگاڑ نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ بات اسے اچھے سے معلوم تھی کہ عامر کے علاوہ ان کاموں میں اس کا ساتھ کوئی نہیں دینے والا اور اکیلا وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا)

اس کے معذرت کرنے پر عامر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"ہمم۔۔ ٹھیک ہے۔۔ بتاتا ہوں۔" وہ ایسے بولا جیسے بہت بڑا احسان کر رہا ہو۔

راحیل نے اس کے انداز پر بیزاریت سے آنکھیں گھمائیں۔

""حماد ابراہیم" نام ہے اُس لڑکے کا۔ جو اس شہر کے سب سے بڑی ٹیکسٹائل انڈسٹری کے مالک کا بڑا بیٹا ہے۔ اس کا صرف ایک ہی بھائی ہے جو اس سے تقریباً تین چار سال ہی چھوٹا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ وہ لڑکا اریحہ کو کسی بھی لحاظ سے نہیں جانتا مطلب کہ دور دور تک اس کا اریحہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ محض (محض پر زور دیا) اس کے لیے ایک اجنبی ہے بس اور کچھ نہیں"!!!

عامر نے ایک ہی سانس میں حماد کے متعلق بہت محنت سے اکٹھی کی گئی معلومات اس کے گوش

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گزار کیں۔

"ہمم۔۔گُڈ!" جواباً اُس کے لبوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ دَر آئی۔

اس کی مکروہ مسکراہٹ وہ اچھے سے محسوس کر گیا تھا۔

"اب اس شیطان صِفت انسان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟"

اس نے پریشانی سے موبائل سکرین کو دیکھا اور پھر دوبارہ کان سے لگایا۔

"راحیل! اب تُو کچھ بولے گا یا نہیں؟؟" اس کے انداز میں بے چینی ہی بے چینی تھی۔

"کیا بولوں؟۔۔سمجھ ہی نہیں آرہا۔۔کس طرح اپنی خوشی بیان کروں"!

کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں؟"!

اُفف۔۔تُوں مجھے سمجھے گا بھی نہیں۔" جہاں وہ افسوس سے بولا تھا وہیں عامر نے جواباً طنز سے سر جھٹکا جیسے کہہ رہا ہو میں تجھے سمجھنا بھی نہیں چاہتا۔

"اب سُن۔۔خوش میں اس لیے ہوں کہ وہ لڑکا یعنی حماد اریحہ کا کچھ بھی نہیں لگتا مطلب یہ کہ اُس کا اُس دِن اسے بچانا محض ایک اتفاق تھا۔اس لئے ضروری نہیں یہ اتفاق ہر مرتبہ ہوں!"

وہ معنی خیز سا بولا تو عامر نے سوالیہ آبرو اچکایا۔

"ارے یار نہیں سمجھا؟؟(ایک ہلکا سا قہقہہ) چل میں سمجھاتا ہوں۔یعنی اب میں اریحہ کا شکار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پوری پلاننگ کے ساتھ کروں گا لیکن۔۔وہ رُکا اور ہلکا سا مسکرایا تو عامر کا سانس بھی ساتھ ہی رُکا تھا(نجانے یہ اب اسے کہاں پھنسانے والا تھا)

"لیکن کیا۔۔؟؟"اس نے بے چینی سے بات جاری رکھنے کو کہا۔

"لیکن ایسے اتفاق ہر بار نہ ہوں اس لیے اس سے پہلے مجھے اس حماد کو اپنے راستے سے ہٹانا ہے۔"

"ت۔۔تُو کیا سوچ رہا ہے؟!"عامر کو اپنا سانس رُکتا ہوا محسوس ہوا۔

"ارے یار۔۔(مسکراتے ہوئے فون ایک کان سے ہٹا کر دوسرے کو لگایا)اتنی آسان بات بھی نہیں سمجھے تم؟۔۔کہا تو تھا اُس حماد کی بوٹیاں چیل کوؤں کو کھلانی ہے۔اُس کی ہمت بھی کیسے ہوئی ''راحیل فاروقی''کا شکار چھین لے جانے کی؟"!

شروع میں جہاں وہ نرمی سے بولا تھا آخری بات پر اس کے جبڑے سختی سے تن گئے اور آنکھوں میں خون اُتر آیا۔وہ اپنے لب سختی سے بھینچ کر ہاتھ کا مُکاّ بناتے ہوئے اپنے اندر ابلتے لاوے کے ساتھ حماد کے بارے میں سوچنے لگا۔

اس کی بات سن کر عامر نے ایک انتہائی گہرا سانس لیا اور پھر سُکون سے بولا۔

"اور تیرے اس گھٹیا کام میں تیری مدد کرے گا کون؟؟؟"وہ انتہائی ناگواری سے بولا۔پانی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب سر سے اوپر گزر چکا تھا اسے راحیل کو آج دو ٹوک جواب دینا ہی تھا۔ وہ اس کی وجہ سے خود کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔

راحیل اس کے غیر متوقع سوال پر یکلخت ہی سیدھا ہُوا۔ چہرے پر اُلجھن کے آثار نُمایاں ہوئے۔

"کیا مطلب کون کرے گا، توں کرے گا اور کون۔۔؟"

وہ اس کے بدلتے تیوروں پر اُلجھنے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہُوا تھا۔

"میں ؟؟ ناممکن۔۔!!" عامر نے طنز سے سر جھٹکا۔

میں تمہارے ان ناپاک اور سفاک ارادوں میں تمہارا ساتھ ہر گز نہیں دوں گا۔۔ سمجھے!!" وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے سختی سے بولا۔

راحیل کے ماتھے پر بل پڑنے لگے اس نے کچھ بولنے کے لیے لب وا کیے ہی تھے لیکن عامر کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

"تجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے تیری یہ (یہ پر زور دیا) مدد بھی کس شرط پر کی ہے اگر نہیں یاد تو میں یاد دلا دیتا ہوں اور وہ یہ کہ اگر اس کام میں کوئی خطرہ ہوا تو میں تمہارا ساتھ ہر گز نہیں دوں گا اور تم بھی اپنے اس فضول مقصد کو بھول جاؤ گے۔۔ لیکن میں جانتا ہوں تجھ جیسے کم عقل انسان پر اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کا بھوت ابھی اُترا نہیں ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بے عزتی یہ نہیں تھی کہ اس نے تجھے یونیورسٹی کے چند سٹوڈنٹس کے سامنے تھپڑ دے مارا کیونکہ یہ تھپڑ کھانا تم جیسے لوگوں کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ تجھ جیسے عزت دار شخص کو (طنز سے کہا) تو اپنی بے عزتی اس بات میں لگی کہ آخر اس اریحہ کی ہمت کیسے ہوئی تجھے ریجیکٹ کرنے کی!!! رائٹ۔۔؟؟"

اپنی بات مکمل کر کے وہ ہلکا سا مسکرایا شاید طنز سے۔

اپنے بارے کسی دوسرے کے منہ سے اتنی بڑی حقیقت سُننا اس کی برداشت سے باہر تھا۔اس نے ضبط سے مُٹھیاں بھینچیں۔وہ چاہ کر بھی کوئی صفائی پیش نہ کر سکا کیونکہ یہی اس کی حقیقت تھی۔وہ شرمندہ ہُوا بھی تھا کہ عامر سب جانتا ہے لیکن مجال ہے جو اس نے ذرا بھی شرمندگی ظاہر ہونے دی ہو۔

"ہاں۔۔ بالکل! صحیح سمجھے تم۔۔" وہ شانے اچکا کر ڈھٹائی سے بولا۔

اس کے ڈھیٹ انداز پر وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"اتنا تُوں کوئی شہزادہ۔۔ جسے وہ ٹھکرا نہیں سکتی۔۔ ہونہہ"!

یہ اس نے صرف دل میں سوچا تھا کہا نہیں۔

"اینی ویز۔۔ میری بات اب غور سے سُن! حماد ابراہیم جیسے انسان پر اٹیک کرنا کوئی آسان کام

www.novelsclubb.com

نہیں ہے۔اس کا شمار ملک کے نامور و مشہور بزنس مین شخصیات کی لسٹ میں ہوتا ہے۔ بزنس کی دُنیا میں اس کا کردار اہم اور مقام بہت اونچا ہے تو ایسے انسان پر حملہ کرنا یا قتل کے بارے میں سوچنا بھی کسی حماقت سے کم نہیں ہے۔۔ہم جیسے عام انسانوں کے لیے تو بالکل بھی نہیں۔ ہم شروع میں ہی پکڑے جائیں گے۔ ہم کوئی پیشہ ور قاتل تو ہیں نہیں اور نہ ہی مجھے بننے کا کوئی شوق ہے۔"

اس نے دوٹوک کہا اور آخری بات پر جُھر جُھری سی لی۔

"لیکن ہم پیشہ ور قاتلوں سے یہ سب کروا ضرور سکتے ہیں۔۔"!

"اُفف!! (کیا کروں میں اس پاگل انسان کا)" وہ سر پکڑتے ہوئے سوچنے لگا۔

"راحیل نجانے تجھے عقل کب آئے گی؟! کچھ لمحوں کے لیے اپنی اس جنونیت سے باہر نکل کر بھی کچھ سوچ لے۔ کیا تو بھول گیا ہے کہ تیرا باپ بھی اسی بزنس کی دُنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ حماد کو کسی نہ کسی طرح سے جانتے ہی ہوں گے اور یقیناً جانتے ہوں گے آخر اسے کون نہیں جانتا! ہو سکتا ہے کہ تمہارے پاپا اس کے ہی آفس کے کسی ایمپلائی کے انڈر کام کرتے ہوں یا کسی جاننے والے کے آفس میں؟! جو بھی ہے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ اگر تُو نے کوئی بھی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو تمہارا باپ ضرور جان جائے گا اور پھر جو ہو گا اس کا اندازہ تو تجھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بخوبی ہے۔" یہ کہہ کر وہ کچھ لمحے رُکا۔

راحیل شیو کُھجاتے ہوئے گہری سوچ میں پڑ گیا۔اپنے مقصد میں ناکامی کے آثار اس کے چہرے پر واضح تھے۔

"اس لیے میں تجھے صاف صاف بتا رہا ہوں میری طرف سے تیرے لیے ہاتھ کھڑے ہیں اور میں اب بھی تجھے یہ ہی مشورہ دوں گا سُدھر جا اور اپنے کیریئر پر توجہ دے لیکن اگر تو نہ مانا تو یہ بات اپنے اس چھوٹے دماغ میں اچھی طرح گُھسا لے کہ پھر میرا تیرا ساتھ یہی تک تھا۔میں ایسے انسان سے دوستی ہرگز نہیں رکھنا چاہوں گا جو کسی کے لیے بھی جان لیوا ثابت ہو۔"

"تو اس حماد کی خاطر مجھے چھوڑے گا؟"اس نے ناگواری سے پوچھا۔

"نہیں بالکل نہیں۔۔میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ہماری دوستی کسی بھی اجنبی انسان کی وجہ سے خراب نہ ہو۔"

اسے قائل کرنے کے لیے اس نے اپنا لہجہ بہت ضبط سے نرم کیا تھا۔

راحیل پر اس کا یہ انداز واقعی اثر انداز ہُوا تھا۔وہ جو کہہ رہا تھا بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔وہ ٹھنڈا پڑ گیا۔

"ہمم۔۔ٹھیک ہے لیکن پھر۔۔اریحہ کو تو۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چھوڑو یار اُس اریحہ کو۔۔میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا اب مجھے مزید کوئی بات نہیں کرنی۔۔ جب عقل ٹھکانے آجائے تو بتادینا۔۔ورنہ مجھ سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق رکھنے کی ضرورت نہیں"!

وہ جو کچھ لمحے قبل نرم پڑا تھا اس کے ڈھیٹ اور بے مروّت انداز پر جھنجھلا کر رہ گیا اور تپ کر کال کاٹ دی۔

ٹوں ٹوں کی آواز پر اس نے ایک ڈھیٹ مسکراہٹ کے ساتھ فون قریب ہی بیڈ پر رکھ دیا اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو پیچھے کی طرف بیڈ پر ٹکائے ٹانگیں لمبی کیے نیم دراز ہو کر چھت کو گھورنے لگا۔لب ہنوز مسکرا رہے تھے۔

تُو جو مرضی کہہ لے عامر۔۔اُس حماد کو تو میں دیکھ لوں گا لیکن فلحال اگر میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تو کیا ہُوا۔۔(مسکراہٹ گہری ہوئی) میں اس اریحہ نامی مخلوق سے تو اپنا انتقام لے کر ہی رہوں گا۔انتقام کی یہ آگ آخری سانس تک میرے سینے میں بھڑکتی رہے گی"!!

آخری الفاظ آنکھوں میں غصّہ لیے اس نے انتہائی نخوت سے کہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بمشکل ایک گھنٹہ ہی سو پایا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی وہ عصر کی نماز ادا کر کے آیا تھا۔ ماما نے اسے کھانے کا پوچھا لیکن اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ شام میں بابا اور حامد کے ساتھ کھائے گا۔ باہر لان میں اس وقت ماما ممانی اور عائشہ کے ساتھ شام کی چائے پی رہی تھیں اور ساتھ ساتھ ان خواتین کی خوش گپیاں بھی جاری تھیں۔ اب ان عورتوں میں اکیلا تو وہ بیٹھنے سے رہا تھا اس لیے وہ اپنے کمرے میں ہی چلا آیا۔ وہ کہیں باہر بھی نہیں جا سکتا تھا کیونکہ بابا نے اسے باہر جانے کی نہیں بلکہ گھر رہ کر آرام کرنے کی تنبیہ کی تھی۔ اسے اس طرح فارغ رہنے سے اپنا آپ بیکار لگ رہا تھا آفس کا بھی کوئی کام نہ تھا کرنے کو۔ وہ آہستگی سے کھڑکی کے ساتھ دائیں جانب سٹڈی ٹیبل کے اوپر بنے چھوٹے سے بُک ریک کی طرف چلا آیا۔ جس کی نچلی شلف پر اسکی کچھ اسلامی اور دین سے متعلق کتابیں انتہائی سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں اور اوپری شلف پر اس کا بہت ہی خوبصورت گہرے سبز رنگ کے مخملی کپڑے میں لپٹا قرآن لکڑی کی ریحل پر پڑا تھا۔ قرآن کے دائیں طرف ساتھ ہی ایک چھوٹا سا گلدان رکھا ہوا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے آہستگی سے قرآن کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور بہت ہی پیار اور احتیاط سے اسے اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ قرآن پکڑتے ہی اس کے اندر جیسے ایک سُکون سا اُتر آیا۔ کچھ پل بعد وہ بیڈ پر بیٹھا بہت انہماک سے قرآن سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔ قرآن کی تلاوت کرتے وقت اس کے چہرے پر ایسی خوشی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اطمینان تھا جیسے ایک دوست سے ملتے وقت ہوتا ہے۔ وہ اپنے فارغ وقت میں یہی تو کیا کرتا تھا۔ ایسے ہی قرآن لے کر بیٹھ جایا کرتا اور اپنے ربّ کے احکام اور پیغامات پر غور و فکر کرتا۔ وہ عام انسان تو نہ تھا جو اپنا فارغ وقت ہر فارغ لڑکے کی طرح موبائل پر سکرولنگ کرتے ہوئے گزار دیتا۔ اس کا فون ایسے ہی بے یار و مدد گار پڑا رہتا تھا۔ ہاں اس فون کی قسمت تب جاگتی تھی جب کبھی آفس میں یا گھر پر وہ اسی طرح فری ٹائم میں بیٹھا ہوتا اور کرنے کو کچھ نہ ہوتا تو وہ فون آن کرتا اور ہینڈز فری کانوں میں لگا کر اپنے پسندیدہ قراء (قاری مشاری، یاسر الدوسری، فاتح، میولان کُرتشی، عُمر حشام، احمد خِضر، یُوسف عثمان اور رِدجال احمد) کی تلاوت سُننا شروع کر دیا کرتا۔ ابھی اسے قُرآن پڑھتے کچھ ہی پل گزرے تھے دفعتاً دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی، بالکل بچوں والی۔ اس نے چونک کر چہرہ اُٹھایا پھر مسکراتے ہوئے آہستگی سے قرآن بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ وہ جانتا تھا کون ہو گا، وہ اس دستک کو پہچانتا تھا۔

"آ جاؤ!" نرمی سے اجازت دیتے ہوئے وہ پیچھے کو ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"اُسی کے ہاتھوں میں تیری قسمت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُسی کے ہاتھوں میں سب دوائیں

جواب سارے اُسی کے ہیں پھر

کسی کے آگے سوال کیسا

کیوں سر کی آنکھوں سے ڈُھونڈتا ہے

اُسے جہانوں کی قید میں تُو

جو قریب شہ رگ سے بھی ہو اس سے

ہِجر کیسا وصال کیسا''

(احمد بن راشد)

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دروازہ آہستگی سے کُھلا اور وہ پھولے گالوں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"حماد ماموں!" وہ آنکھوں میں خفگی لیے سامنے بیٹھے اس لاپرواہ سے لڑکے سے مخاطب ہوا جو چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے ہوئے تھا۔

"جی ماموں کی جان!" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے ہلکی سی گردن موڑ کر اسے دیکھا پھر اپنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹانگیں سمیٹتے ہوئے اس کے لیے جگہ بنائی۔

وہ آگے بڑھ آیا اور بیڈ پر اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا۔

"آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟" خفا نظروں اور سنجیدہ چہرے سے سوال پوچھا گیا۔

"الحمدللہ بالکل ٹھیک۔۔ آپ بتاؤ کوئی کام تھا کیا؟"

نہایت معصومیت سے استفسار کیا گیا۔

"جی! آپ کو تو جیسے پتہ ہی نہیں، آپ جانتے ہیں نا میری وِنٹر ویکیشنز بس اینڈ ہونے والی ہیں اور ہم نے واپس چلے جانا ہے۔ جب سے میں آیا ہوں آپ نے تو ایک مرتبہ بھی مجھ سے صحیح سے بات نہیں کی۔ کیا آپ ہر ٹائم بِزی ہی رہتے ہیں؟"!

اس نے خفا لہجے میں ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔

وہ اس کی بات پر لاجواب ہو کر رہ گیا اور اگلے ہی پل گردن جُھکالی۔ یہ تو سچ تھا کہ وہ ہر وقت ہی مصروف رہتا ہے اب وہ اس معصوم کو کیا سمجھاتا۔ ہمایوں سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو شاید اب الفاظ تلاش کر رہا تھا۔

"سوری ہمایوں بیٹا! میں بھول گیا تھا آپ کو تو مجھ سے کچھ پوچھنا تھا نا؟"!

اس نے یکدم چہرہ اُٹھا کر اپنا قصور مان لیا۔

www.novelsclubb.com

اس کی یہ بات سُن کر ہمایوں کی مصنوعی ناراضگی جھٹ سے عنقاء ہو گئی اور ساتھ ہی چہرے پر ایک کِھلی کِھلی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

"ارے حماد ماموں! آپ کیوں سوری بول رہے ہیں؟ بھلا آپ جیسے ہینڈ سم بوائے سے کوئی ناراض ہو سکتا ہے۔اُوں ہُوں (نفی میں گردن ہلائی) آئی انڈر سٹینڈ یور پرابلمز!!"اس کی بات پر حماد کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اچھا بتاؤ ٹیچر نے اس مرتبہ کیا ٹاسک دیا ہے؟"

وہ اس سے اب بالکل ایسے بات کر رہا تھا جیسے اس کا ہم عمر ہو (ہمایوں ایسے ہی ہر سال اسائنمنٹ میں ملا سوال حل کرنے میں اس سے مدد لیا کرتا تھا جو ان کو سردیوں کی تعطیلات میں ایک ٹاسک کے طور پر دیا جاتا تھا۔وہ جس سال حماد سے ملنے نہ آپاتا تو فون پر ہی اپنی اسائنمنٹ کے متعلق ڈِسکشن کر لیا کرتا۔تو یہ طے تھا کہ وہ ''حماد'' سے زیادہ ''ذہین'' کسی کو نہیں سمجھتا تھا)

"سوال تھوڑا مشکل ہے لیکن کیونکہ آپ نے قرآن پاک کو اچھے سے سمجھ کر پڑھا ہوا ہے۔اس لیے مجھے لگتا ہے آپ کو اس کا جواب ضرور آتا ہو گا۔

وہ اپنی صاف شفاف آنکھوں میں اُمید کی چمک لیے مسکرایا تھا۔

حماد نے اس کی بات پر مسکراتے ہوئے محض اثبات میں سر ہلایا (گویا بات شروع کرنے کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اجازت دی)

"ہم تو سوال یہ ہے کہ وہ کونسا وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اس دُنیا میں بھیجنے سے پہلے اُس سے لیا تھا؟ کیا اس کا ذکر قرآن میں ہے؟ ہماری ٹیچر نے تو یہی کہا ہے کہ اس وعدے کا ذکر قرآن میں ہے اور ہمیں اس کی پوری ڈیٹیل سے اسائنمنٹ بنانے کو کہا گیا ہے۔"

وہ تجسّس بھرے انداز میں انتہائی دلچسپی سے کئی سوال کر گیا۔

"جی بالکل! اس وعدے کا ذکر قرآن میں ہے اور آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ یہ بہت اہم وعدہ ہے جو ہر ایک کو یاد ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اس وعدے کی بنیاد پر قیامت کے روز ہم سے حساب لیا جائے گا۔"

اس نے بہت اطمینان سے جواب دیا جس پر ہمایوں کی دلچسپی اور بڑھ گئی۔ وہ اب ٹھوڑی تلے دونوں ہاتھوں کی مُٹھیاں جمائے آلتی پالتی مارے پوری آنکھیں کھولے سامنے بیٹھے اس شخص کی طرف متوجہ تھا جو سائیڈ ٹیبل سے اپنا قرآن اُٹھا کر کھول رہا تھا۔ چہرے پر مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی۔ مطلوبہ صفحہ کھولنے کے بعد ایک نظر اُٹھا کر اس پیارے سے بچے کو دیکھا، اسے اپنی طرف دلچسپی سے دیکھتا پا کر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"اس وعدے کو عہدِ الست کہتے ہیں (نظریں دوبارہ قرآن پر مرکوز کر لیں) جس کا ذکر قرآن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجید کی سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 172 میں ہے۔

ترجمہ: ”اور جب آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پُشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ بنتے ہیں۔ تاکہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے۔ “ (7:172)

اس نے نہایت خوبصورت لہجے میں پہلے اس آیت کی تلاوت کی پھر ترجمہ۔ پھر نظریں اُٹھا کر اسے دیکھا تو وہ اُلجھا اُلجھا سا لگ رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں میں آپ کو آسان لفظوں میں سمجھاتا ہوں۔ پھر آپ بعد میں سوال کرنا اوکے۔۔!" وہ یہ کہہ کر سائیڈ ٹیبل کے نچلے کیبن کی طرف جُھکا اور اس میں سے اپنی نارنجی رنگ کی ایک خوبصورت سی ڈائری نکالی۔ کچھ صفحات الٹ پلٹ کرنے کے بعد پڑھنا شروع کیا۔

"اس آیت کی تفسیر میں ابی بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کر کے بیان کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے سب کو جمع کیا اور ایک ایک قسم یا ایک ایک دور کے لوگوں کو الگ الگ گروہوں کی شکل میں مرتب کر کے انہیں انسانی صورت اور گویائی (یعنی بولنے) کی طاقت عطا کی پھر ان سے عہد و میثاق لیا اور انہیں آپ اپنے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا (یعنی تمام انسانوں نے) ضرور! آپ ہمارے رب ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تم پر زمین و آسمان سب کو اور تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں تا کہ قیامت کے روز یہ نہ کہہ سکو کہ ہم کو اس کا علم نہ تھا۔ خوب جان لو کہ میرے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میرے سِوا کوئی رب نہیں ہے۔ تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، میں تمہارے پاس اپنے پیغمبر بھیجوں گا جو تم کو یہ عہد (وعدہ) یاد کرائیں گے اور تم پر اپنی کتابیں بھی نازل کروں گا۔ اس پر سب انسانوں نے کہا ہم گواہ ہوئے، آپ ہی ہمارے رب اور آپ ہی ہمارے معبود ہیں آپ کے سِوا ہمارا کوئی رب نہیں اور نہ کوئی معبود''!

"سب سے پہلے تو آپ یہ سمجھ لو کہ وعدۂ الست حقیقت میں ہوا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قُدرت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے سب کچھ ممکن ہے۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب سے یہ وعدہ لیا تھا اور آخرت میں ہم سب دوبارہ ملیں گے۔"

"اوکے تو پہلا سوال! کہ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب سے کب اور کیسے لیا میرا مطلب سب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انسانوں سے ایک ساتھ۔۔؟!! کیسے ؟؟؟"

وہ چُپ ہوا تو ہمایوں حیرت زدہ سا آنکھیں کھولے پوچھنے لگا۔اس کے سوال پر وہ خفیف سا مسکرایا اور پھر بولنا شروع ہوا۔

"جیسا کہ میں نے ابھی آپ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سب کچھ ممکن ہے۔اس میں اس ذات کے لیے کچھ بھی مشکل نہ تھا۔وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔وہ تو ہمارے دلوں میں اُٹھنے والے وسوسوں کو بھی جانتا ہے۔

بہت سی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ معاملہ آدم علیہ السلام کی تخلیق کے موقع پر پیش آیا۔ اس وقت جس طرح فرشتوں کو جمع کر کے انسانِ اوّل (آدم علیہ السلام) کو سجدہ کرایا گیا تھا اور زمین پر انسان کی خلافت کا اعلان کیا گیا تھا،اسی طرح پوری نسلِ آدم کو بھی جو قیامت تک پیدا ہونی تھی اللہ تعالیٰ نے ایک کُن کے ساتھ ہم سب کی رُوح بنائی۔ہم سب کی رُوح ہم عمر ہے لیکن ہمارے وجود کی عمر مختلف ہے یعنی جیسے جیسے ہم اس دُنیا میں آئے۔ہم سب کی یعنی قیامت تک آنے والے انسانوں کی روحیں سٹور کر دی گئی تھیں۔"

"کیا سچ میں ؟کیا سچ میں ہماری رُوحیں ایک ساتھ بنائی گئی تھیں ؟"!

ہمایوں کی حیرت کی انتہا نہ تھی۔وہ اپنی پوری آنکھیں کھولے دلچسپی اور اشتیاق سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے دیکھنے لگا۔

اس نے مُسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"جی بالکل! اللہ تعالیٰ جیسے قیامت کے روز دورِ اوّل سے لے کر دورِ آخر تک اپنے بندوں کو جمع کرے گا اور ان کا حساب لیا جائے گا بالکل اسی طرح تب بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ مشکل نہ تھا۔" وہ بہت نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

"لیکن ہمیں تو یہ بات یاد ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے کوئی وعدہ بھی لیا تھا؟"

ایک مرتبہ پھر معصومیت سے استفسار کیا گیا۔

"ہمیں تو اپنی پیدائش بھی یاد نہیں۔۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ کب اس دُنیا میں آئے تھے؟" وہ بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہمایوں نے میکانکی انداز میں نفی میں گردن ہلائی۔

"اوکے! چلو میں آپ کو ایک مثال سے سمجھاتا ہوں۔ جیسے ہم اپنے رشتہ داروں کے یا ڈاکٹر کے کہنے پر مان جاتے ہیں کہ یہی ہمارے ماں باپ ہیں تو پھر اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ خود گواہی دے رہے ہیں نا! کہ میں نے عہد لیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ اللہ نے عہد لیا ہے تو لیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی بات کو کوئی جھٹلا سکتا ہے؟ نہیں نا؟"!

پیار سے سمجھاتے ہوئے آخر میں سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جو بہت غور سے اسکی بات سُن رہا تھا۔اس کے استفسار پر ہمایوں کا سر فوراً نفی میں ہلا تھا۔

"بالکل بھی نہیں! اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے سچا ہے۔"

معصومیت اور اطمینان سے جواب دیا گیا۔

اس کا اطمینان بھرا جواب سُن کر حماد کے چہرے پر ایک دلکش اور پُر سکون مسکراہٹ بکھر گئی۔

"ہم انسان اس عہد کو بھول سکتے ہیں لیکن اللہ نہیں! آپ کو پتہ ہے اللہ کو نہ ماننے والے اللہ تعالیٰ کا انکار نہیں کرتے بلکہ اس کی ربوبیت یعنی اللہ کے رب ہونے کا انکار کرتے ہیں۔یعنی ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص اتنا ضرور جانتا ہے کہ اس دُنیا کا نظام چلانے والا کوئی نہ کوئی تو ہے! کیسے اتنی (اتنی کو لمبا کیا) بڑی دُنیا کو خود بخود چل سکتی ہے اور وہ بھی وقت کی اتنی پابندی اور خوبصورتی کے ساتھ؟! ہر شخص یہ ضرور جانتا ہے،اندر کہیں یہ یقین ضرور ہے کہ اس دُنیا کو بنانے والا کوئی ہے یہاں تک کہ جو یہ کہتے ہیں:

"There is no God!"

(نعوذ باللہ)ان کو اگر ہم کسی پہاڑ پر لے جا کر دھکا دیں یا وہ جہاز میں بیٹھے ہوں اور پلین کریش ہونے کا خطرہ ہو تو اُن کے دل سے اندر کہیں سے فطرتاً یہ آواز ضرور آئے گی "اوہ گاڈ! مجھے بچا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لو" پتہ ہے اُس وقت اُن کے دِل سے یہ آواز کیوں آتی ہے؟" وہ رُکا اور سنجیدگی سے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا جس پر ہمایوں لاجواب تھا۔وہ کچھ نہ بولا بس منتظر سا اسے دیکھتا رہا تو وہ پھر سے گویا ہُوا۔

"کیونکہ دُنیا میں آنے والا ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔جب بچہ اس دُنیا میں آتا ہے تو اسے وہ وعدہ(عہدِ الست) یاد ہوتا ہے لیکن تب تک جب تک وہ بولنا نہ شروع کردے۔یہ تو ماں باپ ہوتے ہیں جو بچے کی فطرت مسخ کرکے اسے کسی اور مذہب پر لے آتے ہیں۔"

"اگر لوگوں کو یقین ہے کہ اللہ ایک ہے تو پھر وہ ایک اللہ کو کیوں نہیں مانتے؟میرا مطلب ہے کہ وہ مدد تو اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں لیکن بتوں کے ذریعے،درختوں کے ذریعے،بھگوان کے نام سے اور۔۔اُف"!

اس نے تذبذب سے پوچھتے ہوئے بے اختیار جُھرجُھری لی۔اس کے لیے اگلے الفاظ سوچنا بھی محال تھا۔

"اِنکار سے شرک نہیں بلکہ شراکت سے شرک شروع ہُوا۔اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی فرمادیا تھا کہ میرے سِوا کسی کو رب نہ ماننا۔"

وہ کندھے اچکا کر بولا پھر گہرا سانس لیتے ہوئے دوبارہ گویا ہُوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور آپ جانتے ہیں ہمایوں! شرک صرف یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں کی پوجا کی جائے یا سورج، چاند، ستاروں کو رب ماننا بلکہ اکثر شرک تو مسلمان بھی کر جاتے ہیں۔" وہ یاسیت (دکھ کی ایک کیفیت یا مایوسی) سے کہہ رہا تھا۔

"اور وہ کیسے؟" اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں۔

وہ اُداس سا مسکرایا۔

"جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے اُمیدیں لگائی جائیں، اللہ سے مانگنے کی بجائے پیروں فقیروں کے پاس جا کر اُن سے تعویذ دھاگے کروائے جائیں کہ ہمارا فلاں کام ہو جائے۔ جیسے اگر کسی کی اولاد نہیں ہو رہی تو اکثر (کمزور ایمان اور کم علم) مسلمان اُن کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے دعا کریں ہمارا یہ کام ہو جائے۔ کیا یہ شرک نہیں؟ کیا اللہ اُن کا رب نہیں؟ کیا وہ اُس ذات سے خود نہیں مانگ سکتے؟ کیا اُنہیں اپنے ربّ پر بس اتنا ہی یقین ہے؟ کیا وہ جانتے نہیں کہ اللہ کسی کا محتاج نہیں وہ ہر چیز پر اپنی پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہ رب ہی کیا جو کسی کی مدد کا محتاج ہو؟! اللہ تعالیٰ نے تو دعائیں قبول کرنے کا اختیار نبیوں کو بھی نہیں دیا پھر وہ کیوں اپنے ہی جیسے انسانوں سے مانگنے چلے جاتے ہیں؟ کیا وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ وہ اللہ جس نے یہ پوری کائنات خود اکیلے بنائی ہے وہ اپنے بندوں کے لیے بھی اکیلا ہی کافی ہے؟! اللہ تعالیٰ قرآن میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فرماتے ہیں۔

ترجمہ: ”کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئیے کافی نہیں؟(39:36) “

کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے لوگ بزرگوں کی قبروں پر بیٹھ کر منتیں مُرادیں مانگ رہے ہوتے ہیں کہ ”ہماری اِن کے آگے اور اِن کی اللہ کے آگے“ استغفرُللہ۔۔ حالانکہ اُن بزرگوں نے اپنی زندگی میں تو کبھی یہ نہیں کہا ہوتا کہ میرے مرنے کے بعد یوں میری قبر پر آکر مجھ سے مانگا کرنا۔ حیرت ہے ”جو مُردہ ہیں اُن سے پورے یقین کے ساتھ مانگا جا رہا ہے اور جو اُنہی مُردوں کو زندہ کرنے کی پوری قدرت رکھتا ہے جس نے خود کہا ہے مجھ سے مانگو اُس پر یقین ہی نہیں؟!

(یہ کہتے ہوئے اس کے دل کے کئی ٹکرے ہوئے تھے) اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: ”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔(2:186) “

اس آیت میں اگر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی کتنی محبت چُھپی ہے نا ہمارے لیے، اللہ تعالیٰ کتنی محبت سے کہہ رہے ہیں ہمارے بارے میں۔ وہ رب تو ہماری شَہ رَگ سے بھی زیادہ قریب ہے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہمارے، پھر آخر کیوں ہمیں دوسروں سے مانگنے کی ضرورت پڑتی ہے؟ بات صرف یہ ہے ہمایوں بیٹا(اس نے نم آنکھوں سے افسوس سے نفی میں سر ہلایا) کہ لوگوں میں علم کی بہت کمی ہے، وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی بجائے ان خُرافات میں پڑے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں مکمل دین دیا تھا لیکن ہم تو اس کا آدھا بھی نہیں لیتے۔ مسلمان ہونے کے لیے صرف نماز روزہ کافی نہیں ہوتا یہ تو فرائض ہیں اس کے علاوہ شریعت کا علم حاصل کرنا بھی ہم پر فرض ہے اپنے دین کو جاننا ہم مسلمانوں کے لیے بہت ضروری ہے لیکن افسوس!! آج کے مسلمان کے پاس سب چیزوں کے لیے وقت ہے، وہ سب کرلے گا لیکن اگر نہیں کرے گا تو قرآن کا علم حاصل نہیں کرے گا کیونکہ اس کے پاس وقت ہی نہیں ہے۔(ایک مرتبہ پھر تاسف سے سر ہلایا) یہ سب بہانے ہیں، جھوٹی دلیلیں ہیں جو شیطان نے ہمیں سکھادی ہیں۔ اگر ہم قرآن کو وقت نہیں دیں گے نا تو ہمارا وہ وقت ویسے بھی کسی نہ کسی طرح ضائع ہو ہی جائے گا اور یہ حقیقت ہے۔"

بولتے بولتے اس کی آواز بھرا گئی تھی اور ہمیشہ ایسے ہی تو ہوتا تھا وہ جب بھی اللہ کی محبت میں بولنا شروع کرتا اس کے لہجے میں ایسے ہی نمی آجایا کرتی تھی۔

ہمایوں اتنے صاف گو انکشافات پر سر جُھکا کر رہ گیا۔ وہ اکثر سوچتا تھا کہ آخر لوگ یہ تعویذ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دھاگے کیوں کرواتے ہیں اور درباروں میں جا کر دعائیں مانگنے کا کیا مقصد ہے؟ لیکن آج اسے جب ان حقائق کا پتہ چلا تو اسے شدید دُکھ ہوا۔ کیا اتنا پیار کرنے والی ذات کو چھوڑ کر بھی کسی اور سے مانگا جا سکتا ہے؟ کیا لوگوں کو اپنے رب کی محبت اور اُس کی قدرت پر بس اتنا ہی یقین ہے؟

"حماد ماموں! کیا آپ مجھے تھوڑا اور ایکسپلین کریں گے کہ اور کس کس طرح شرک ہوتا ہے؟ میرا مطلب ہے وہ کونسے کام ہیں جو کم علمی کی وجہ سے ہم کر بیٹھتے ہیں؟؟" کچھ لمحے توقف کے بعد وہ چہرہ اُٹھاتے ہوئے بولا تھا۔

ایک لمحے کے لیے تو حماد کو اس کے معصوم سے سوال پر بہت سا پیار آیا پھر وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولنا شروع ہوا۔

"شرک ایسا گناہ ہے جس کی بروز حشر کوئی معافی نہیں ہو گی بشرط اس کے کہ مرنے سے پہلے انسان اس کی معافی مانگ لے۔ یہ بال سے بھی زیادہ باریک ہوتا ہے اور اس کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے اکثر لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں لیکن یہ جاننا سب کے لیے بہت ضروری ہے میں آپ کو کچھ چھوٹی چھوٹی قسمیں بتا دیتا ہوں (پھر کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے وہ بولنا شروع ہوا)" اللہ کے علاوہ کسی سے بھی کوئی چیز مانگنا یا کوئی بھی اُمید لگانا شرک ہے۔ سمجھ رہے ہو نا آپ کسی سے بھی (کسی سے بھی پر زور دیا) مطلب اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں مانگنا چاہے وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی بھی ہو۔"

"مطلب؟؟ ہمایوں کی آنکھوں میں اچنبھا ابھرا۔

مطلب یہ کہ بیٹا! ہمیں کسی نبی سے مانگنے کا بھی کوئی اختیار نہیں۔لوگ اکثر یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اُن کو بھی (نعوذ باللہ) اللہ کے برابر لے آتے ہیں۔کیا آپ نے اکثر نعتوں میں شرکیہ کلمات نہیں سُنے؟"بھر دو جھولی میری یا محمد"، "شاہِ مدینہ! یثرب کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی"، "کر دے میرے آقا ب نظرِ کرم"، "یا محمد نورِ مجسم" اور اسی طرح بہت سی نعتیں اب آپ مجھے بتاؤ کیا ان میں شرک نہیں؟ جھولی کون بھر سکتا ہے؟"

" صرف اللہ"!

کس کے در کا سوالی بنا جاتا ہے؟"

" صرف اللہ کے"!

نظرِ کرم کون کرتا ہے؟

"صرف اللہ"!

"نور کون ہے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صرف اللہ"!

وہ بولتا جارہا تھا اور ہمایوں جواب دیتا جارہا تھا۔

"جی بالکل! اور اسی طرح ہمارا جینا مرنا بھی صرف اپنے رب کے لیے ہونا چاہیے اگر ہم نعوذ باللہ کسی کو یہ کہیں کہ میرا جینا مرنا تمہارے لیے ہے جیسے اکثر گانوں میں بھی کفریہ اور شرکیہ کلمات بولے ہوتے ہیں لیکن لوگ سمجھ رکھنے کے باوجود ان کلمات پر غور نہیں کرتے اور آگے آگے لوگوں میں پھیلا کر اپنے اوپر گناہوں کا بوجھ اکٹھا کرتے جاتے ہیں یہ جانے بغیر کہ کل قیامت کے روز یہ بوجھ ان کے اوپر لاد دیا جائے گا (استغفر اللہ) میوزک تو ویسے بھی حرام ہے بالکل اسی طرح جیسے شراب حرام ہے لیکن ہم لوگ نجانے کیوں اپنی مرضی کا دین بنائے بیٹھے ہیں۔ جس حکم پر عمل کرنا مشکل لگتا ہے اسے چھوڑ دیتے ہیں، کیا ایسے ہوتے ہیں مسلمان؟"

www.novelsclubb.com

آخر میں اس نے گہرا سانس لیا اور افسوس سے سر جھٹکا۔ ہمایوں سانس روکے اسے سُن رہا تھا۔

"اسکے علاوہ اپنی خواہشات کی پیروی کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنی خواہشات کو اُوپر رکھنا بھی شرک ہے۔ کیا ہم اپنے ہر معاملے میں فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کرتے ہیں کہ اس معاملے میں اللہ تعالیٰ کیا فرما رہے ہیں نہیں بلکہ ہم تو قرآن کھولتے ہی نہیں۔ چلو آپ معاملات کے لیے بھی نہ دیکھو لیکن کم از کم اس پاک کلام کو سمجھ کر تو پڑھنا چاہیے نا۔ ایک سکولر کا کہنا ہے کہ اگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہمیں ہمارا کوئی بہت ہی عزیز یا بیسٹ فرینڈ کسی اور زبان میں کوئی خط لکھے تو اسے پڑھنے کے لئے ہم کیا کریں گے؟ کیا ہم اس کو پڑھے بغیر ہی رہنے دیں گے؟"

ایک لمحہ رُک کر ہمایوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"آپ بتاؤ ہمایوں کیا کریں گے ہم تب؟"

"ہم اُس لیٹر کو پڑھنے کے لیے کسی بھی حد تک جائیں گے۔"

وہ پُر اعتماد لہجے میں بولا۔

"ایگزیکٹلی! ہم اس خط کو پڑھنے کے لیے کچھ بھی کریں لیکن پھر ہم قرآن کو پڑھنے کے لیے آخر کیوں نہیں کچھ کرتے؟ اور وہ قرآن تو ہمارے لیے آیا بھی اتنی پیاری اور محبت کرنے والی ذات کی طرف سے ہے۔ کیا ہم اسے اتنا غیر اہم سمجھتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خود فرمایا ہے۔

ترجمہ: "بلاشبہ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ذکر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟(21:10) "

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہم زبان سے تو اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ سے بہت محبت ہے لیکن ہمارے اعمال سے ایسا کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ محبت نہیں ہوتی یہ محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ محبت تو وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوتی ہے جو کسی دوسرے سے بھی بالکل ویسے ہی کی جائے جیسے وہ آپ سے کرتا ہے۔ اکثر لوگ بغیر دلیل کے کی گئی بات مان لیتے ہیں یہ کہہ کر کہ یہ ہمارے بزرگوں نے کہی تھی۔ بزرگ بھی تو انسان ہوتے ہیں نا۔ کیا پتہ اُن کو صحیح بات کا علم ہی نہ ہو اور یہ بالکل ایک بے کار دلیل ہے کہ یہ ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے، کیا قرآن صرف بُزرگوں کے لیے اُترا تھا؟ بالکل نہیں! صرف قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ قیامت تک آنے والے ہر شخص کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنادی گئی ہے۔ یہی سیدھا راستہ ہے، یہی ہدایت ہے اور یہی "نورِ آشنائی" (حق کی پہچان) کا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی اور راستے پر چلا جائے گا تو انسان گمراہوں کی دلدل میں پھنستا ہی چلا جائے گا۔"

وہ بول کر خاموش ہوا۔

"تھینک یو حماد ماموں! آپ نے مجھے ہر چیز ڈیٹیل میں بتائی۔ آج سب کچھ کلیئر ہو گیا شاید کوئی اور مجھے آپ کی طرح نہیں سمجھا سکتا تھا۔ میں بھی بالکل آپ ہی کی طرح بننا چاہتا ہوں۔ ایک سمجھدار انسان جو دُنیا کے ساتھ ساتھ دین کا فہم بھی رکھتا ہو۔" خوشی اس کے معصوم سے چہرے پر واضح تھی۔ وہ بہت خلوص اور جوش سے بول رہا تھا۔

اس کی بات پر حماد ہلکا سا ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بس ایک آخری سوال کہ یہ وعدہ کس جگہ لیا گیا تھا؟!

"ایک حدیث میں آتا ہے کہ آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجنے کے بعد یہ وعدہ میدانِ عرفات میں لیا گیا تھا لیکن کچھ روایات میں ہے کہ یہ معاملہ تخلیقِ آدم کے وقت ہوا جب فرشتے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے لیے اکٹھا ہوئے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں آخر میں بس میں یہی کہوں گا کہ "انسان چاہے جتنا بھی اِس دُنیا کے پیچھے بھاگ لے لیکن سُکون تو اُسے اللہ ہی کی یاد میں ملے گا ایک دن تھک کر اُس نے آنا اللہ کے پاس ہی ہے" کیونکہ (وہ مسکرایا اور پھر اس آیت کا ترجمہ کیا) "یاد رکھو، اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔"

(13:28)

"تھینک یو حماد ماموں! میں کوشش کروں گا ٹیچر کو ہر بات اچھے سے ایکسپلین کر سکوں۔"

حماد نے مسکرا کر سر کو خم دیا۔ یکایک کسی نے دھاڑ سے کمرے کا دروازہ کھولا۔ بیڈ پر بیٹھے دونوں نفوس نے چونک آنے والے کو دیکھا جو کافی گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB